رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۰۶

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار

یُھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَاءُ

نور

یکم ستمبر ۱۹۰۹ء

ایڈیٹر شیخ محمد یوسف

دارالامان قادیان

جلد ۱۸ — نمبر ۱۴

مجریہ ۲۷ مئی ۱۹۲۶ء

ضوابط

شرح سالانہ عوام سے تین روپیہ (للعہ)
ششماہی ” ایکروپیہ بارہ آنہ (عہ)
” سالانہ سرپرستوں سے سات روپے (عہ)
” امراء سے پانچروپیہ (صہ)
” ممالک غیر سے ۸ شلنگ۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیاں ... دیگر مذاہب پر ...
(۲) سکھوں اور آریوں ... اسلام کے اہم فرائض ...
(۳) دیگر مذاہب کے ... جواب دینا
(۴) ہدایتی اور علمی ... کرنا

KHILAFAT LIBRARY

زنبیل

بعض دوستوں نے میری توجہ اس طرف دلائی ہے کہ ایک صاحب نے میری مشہور کتاب "باوا نانک کا مذہب" کو اسی نام سے کسیقدر ہیرا پھیری کے بعد چھپوائی ہے سو ایسے دوستوں کو اطلاع ہونی چاہیئے۔ کہ یہ معاملہ ذمہ وار بزرگوں کے سامنے آچکا ہے۔

غالباً دوست یہ سنکر خوش ہونگے۔ کہ میں اپنی اس مقبول عام کتاب "**باوا نانک کا مذہب**" کے دوسرے ایڈیشن کے لئے مسودہ درست کر رہا ہوں امید ہے کہ عنقریب کاپیاں مطبع میں پہنچ جائیں گی۔ اگر میں نے پہلا اڈیشن بجنسہٖ چھپوانا ہوتا۔ تو صرف ایک ماہ کے اندر اندر چھپوا کر پبلک میں لاسکتا تھا۔ مگر میری یہ خواہش تھی۔ کہ دوسرا اڈیشن اسقدر مفید معلومات کا اضافہ لئے ہوئے ہو کہ اس کتاب کی شان و شوکت اور حسن و خوبی کو اور بھی چار چاند لگ جائیں۔ اور یہ اپنی نظیر آپ ہی ہو۔ چنانچہ اس کا دوسرا ایڈیشن اللہ کے فضل سے ہر طرح اپنا جواب آپ ہی ہوگا۔ پہلے اڈیشن کی تیاری کے لئے بھی سالہا سال کی محنت اور ہزارہا اوراق کی دیدہ ریزی کا نتیجہ تھا۔ اور بعض اوقات ایک ایک حوالہ کی تلاش کے لئے کئی کئی روز صرف ہوئے۔ کیونکہ اگر ایک قول ایک صفحہ پر ہے۔ تو دوسرے قول کی تلاش کے لئے سینکڑوں اوراق کی ورق گردانی کے بعد کامیابی ہوئی اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ پہلے اڈیشن کی تیاری کے لئے کسقدر جان گداز محنت سے کام لیا گیا تھا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آجتک جس صاحب نے بھی سکھ مذہب پر لکھنے کے لئے قلم اُٹھایا۔ جسقدر بیتے مفید لٹریچر مہیا کیا۔ کوئی اور صاحب اس سے ایک ایک شلوک تک بھی زائد نہیں کرسکا۔

اور اب دوسرا اڈیشن غالباً پہلے ایڈیشن سے ہی ڈیل ہو جائیگا۔ اور انشاء اللہ اسقدر مفید معلومات کا اضافہ اپنے ساتھ لائیگا۔ کہ جس سے خدا کے فضل سے سکھوں سناتنیوں اور نانک پنتھیوں وغیرہ میں نہایت وسعت سے تبلیغ کا دروازہ کھل جائیگا۔

خاکسار ایڈیٹر نور کی کتب کا مطالعہ کرنے والے دوست اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ میں ہمیشہ اپنی تصانیف میں ناقابل جواب مفید ترین حوالوں کی بھرمار کر دیتا ہوں۔ اور جس کتاب کا حجم دو سو صفحات سے بھی زیادہ ہوگا اس سے دوست بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس میں کس قدر مفید تبلیغی مٹیریل کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہوگا۔ مجھے توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ دوست اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔ قیمت کے متعلق پہلے کچھ لکھنا مشکل ہے۔ ہاں جن دوستوں کی پہلے درخواستیں آئیں گی۔ انہیں ۴ر فی روپیہ رعایت دیجائے گی۔

درخواست دعا } جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب خلف جناب سیٹھ محمد غوث صاحب امتحان میں کامیابی کے لئے دوستوں سے دعا کے خواستگار ہیں۔ دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ سیٹھ صاحب کو امتحان میں کامیاب فرما دے۔ اور حسنات دارین سے بہرہ ور کرے۔ آمین۔

معذرت } کاتب نور نے امتحان منشی عالم میں شامل ہونا تھا۔ اس لئے یہ اخبار بڑی مشکل سے دو کاتبوں کی امداد سے پورا کیا گیا۔ اگلے اخبار کے لئے بھی مشکلات نظر آرہی ہیں۔ مگر تاہم اپنی طرف سے ہر طرح کوشش کی جائے گی۔ کہ دوستوں کو وقت پر پرچہ پہنچ سکے۔ اس قسط کے ساتھ جناب مولوی عبدالکریم خانصاحب کا مدلل اور جامع مضمون بعنوان جہاد فی الاسلام ختم ہو گیا ہے۔ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں درخواست کیگئی ہے کہ وہ ازراہ کرم کسی اور مضمون کا سلسلہ شروع فرماویں۔ جناب مولویصاحب کو نور سے جو محبت ہے۔ اسکو مدنظر رکھتے ہوئے امید کہ جناب موصوف بہت جلد ہماری درخواست کو شرف قبولیت بخشینگے۔ گذشتہ اخبار میں جناب سردار جیون سنگھ صاحب کے مضمون کے متعلق بعض دوستوں نے ٹریکٹ کی صورت میں چھپوانے کیلئے لکھا ہے اور اگر ایکہزار ٹریکیٹ کی درخواستیں آجائیں تو اس قابل قدر مضمون کو ٹریکٹ کی صورت میں شائع کر دیا جائیگا۔ قیمت فی سینکڑہ صرف ایک روپیہ۔

(باہتمام شیخ عبدالمجید پرنٹر روزبازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر میں چھپا اور شیخ محمد یوسف پبلشر نے نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا۔)

چیدہ خبریں

KHILAFAT LIBRARY

—— رنگون کا انگریزی اخبار لکھتا ہے۔ کہ سبھاش بابو نے مشروط رہائی کی بابت منظور نہیں کیا۔

—— حکومت دہلی نے مہاشہ گیان اندر کا رسالہ "میں نے اسلام کیوں چھوڑا" ضبط شدہ قرار دیا ہے۔

—— آل انڈیا راعین کانفرنس کا گیارہواں سالانہ اجلاس بٹالہ میں ۲۸-۲۹ مئی ۱۹۲۷ء کو منعقد ہوگا۔ استقبالیہ کمیٹی کے صدر خان صاحب میاں علی محمد رئیس گورداسپور ہیں۔

—— ترکی اور عراق کے مابین جو شرائط صلح طے ہوئے تھے۔ اب ان میں پھر اختلاف شروع ہو گئے ہیں۔ ذاغو کے قریب تیل کے چشموں کی ملکیت اور پیداوار کے حصوں کے تناسب پر پھر جھگڑا ہو رہا ہے۔ ترکی اور عراقی وفد دونوں اپنی اپنی حکومتوں سے مشورہ کرنے کے لئے واپس ہوئے تھے۔ عراقی وفد میں علی رضا صرف ایک عرب ہے۔ باقی سب ارکان انگریز ہیں۔

—— ایک چینی مسلم نے بیان کیا کہ دنیا کے پیہم انقلابات نے چینی مسلمانوں کو بھی خواب غفلت سے بیدار کر دیا ہے۔ اب وہ اپنی صحیح حالت کے سمجھنے اور اصلاح کی ضرورت محسوس کرنے لگے ہیں۔ امید ہے کہ وہ وہاں بہت جلد سیاسی اہمیت حاصل کر لیں گے۔

—— پچھلے دنوں مسٹر مارماڈیوک پکتھال سابق ایڈیٹر بمبئی کرانیکل نے مدراس میں اسلام کے موضوع پر بہت سی تقریریں کی تھیں۔ ایک لیکچر میں مولانا موصوف نے دکھایا کہ دینیات اور دیگر علوم و فنون کہاں تک اہل اسلام کے رہین منت ہیں۔ مسٹر پکتھال نے فرمایا۔ کہ قرآن حکیم ہی ہر میدان میں اسلام میں کامیابی کا راز ہے۔ یہی اہل اسلام کے علوم کا معدن ہے۔ یہی مسلمانوں کے کارہائے نمایاں کا ماخذ ہے۔

—— لاہور سے ہندوؤں کا ایک اخبار "چھچھوندر" نام نکلنے والا ہے۔ اس کی پالیسی شدھی اور سنگھٹن کا پرچار ہوگا۔ کیا عجب ہے۔ کہ اب سنگھٹنی لوگ سانپ بچھو۔ چوہا۔ نئی نام کے اخبار بھی جاری کر دیں۔

—— خیرپور سے ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ میر صاحب والئے خیرپور نے مسٹر ہیلی فگس مشیر مال کا استعفار منظور کر لیا ہے۔

—— ۲۶ اپریل کو لاہور اسٹیشن پر تین اشخاص کی گرفتاری عمل میں آئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی جامہ تلاشی سے ایک ریوالور اور چند دیگر اشیاء برآمد ہوئیں جو قانون اسلحہ کی رو سے ممنوع ہیں۔

—— ہمعصر "ریاست" رقمطراز ہے۔ کہ ٹونک سے جو تازہ اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بھوپال کی طرح ٹونک بھی خانہ جنگی کا مرکز بننے والا ہے۔

—— مہاتما گاندھی نے ینگ انڈیا کی تازہ ترین اشاعت میں شراب کے انسداد کے متعلق ایک مسودہ قانون شائع کیا ہے۔ تاکہ محکمہ جات متعلقہ کے وزراء اس کے متعلق ضروری کارروائی عمل میں لائیں۔

—— میسور اسمبلی کے رکن اور دادنے اقوام کے رہنما مسٹر داڈیا نے اپنی تمام غیر منقولہ جائداد اپنی قوم کی ترقی و بہبودی کے لئے مہاتما گاندھی کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔

—— ضلع جالندھر میں کسی ہندو خاندان میں ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ پیدائش ہی کے وقت سے اس کے منہ میں پورے دانت موجود ہیں۔

—— ایک عیسائی مشنری نے اپنے تجربہ کی بناء پر لکھا ہے۔ کہ روزہ رکھنے سے دماغ صاف ہو جاتا ہے۔ ایک قسم کی روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ چلنے پھرنے میں مسرت محسوس ہوتی ہے۔

—— مسلم آؤٹ لک کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اخبار بندے ماترم اور گرو گھنٹال کے ایڈیٹروں کے نام نوٹس جاری ہوئے ہیں۔ کہ وہ وجہ بتائیں۔ کہ ان پر توہین عدالت کا مقدمہ کیوں نہ چلایا جائے۔ جب کہ انہوں نے مسٹر محمد امین کے مقدمہ پر جبکہ وہ زیر سماعت تھا۔ رائے زنی کی تھی۔

—— کلکتہ میں ایک پنجابی ہندو ترلوک ناتھ رہتا تھا۔ ایک پوربی کنٹی لال بنیا سے ایک نلکہ پر پانی بھرتے وقت جھگڑا ہو گیا۔ دو پنجابی سکھ پنجابی ہندو کی مدد کو پہنچے۔ ترلوک ناتھ پنجابی کی جورو دوڑ کر تلوار لے آئی اور شوہر کے ہاتھ میں دیدی۔ ترلوک نے بنیئے کو بری طرح مجروح کیا۔ بنیا ہسپتال میں داخل ہوتے ہی مر گیا۔ پنجابی گرفتار ہو گئے ہیں۔ لیکن تلوار کا کچھ پتہ نہ چلا۔

—— سناتن دھرم سبھا نوشہرہ ضلع پشاور نے تقریباً بیس بھنگیوں کو ہندو بنایا ہے۔ ان مہتروں کا جلوس نکالا گیا۔ معلوم نہیں کہ انہیں برہمن ذات میں شامل کیا جاتا ہے۔ یا کھتریوں میں۔

—— ۲۵ اپریل کی شام کو لالہ لاجپت رائے ساہنی کتب فروش اندرون لوہاری دروازہ لاہور کی دوکان کی تلاشی لی گئی۔ پولیس ایک کتاب شہید سنیاسی یا خون درویش مصنفہ کشن چند زیبا کی پانچ چھ سو کاپیاں لے گئی۔ یہ کتاب اردو اور ہندی میں شردھانند مقتول کے حادثہ قتل کے متعلق لکھی گئی تھی۔

—— ۲۲ اپریل کو ۴ پنجابی سکھوں نے چلتی ٹرین میں ڈاکہ ڈالنا چاہا۔ پہلی مرتبہ ایک دہلوی مسلمان نے ڈاکو سرغنہ کا مقابلہ کیا۔ اور ڈاکو پہچان لیا گیا۔ جو غازی آباد میں کہیں چھپ گیا۔ جب گاڑی خورجہ کے سٹیشن پر پہونچی تو ڈاکوؤں نے روز روشن میں ایک ہندوؤں کی برات پر حملہ کیا۔

—— ایک ڈاکو زیوروں کا بکس لیکر گاڑی سے باہر کودنے ہی کو تھا۔ کہ اس کے سر پر ایک لاٹھی رسید کی گئی وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ اب براتیوں اور ڈاکوؤں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ اس اثنا میں گاڑی روک دی گئی۔ اور پولیس نے پہنچ کر سکھ ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیا گیا۔

—— ترچناپلی علاقہ مدراس میں ایک ہندو ایک ہندو عورت کے پاس گیا جس کا شوہر عرصہ سے مفقود تھا۔ اس شخص نے ظاہر کیا کہ میں تیرا شوہر ہوں۔ میں ہی اتنے زمانہ سے پینانگ گیا ہوا تھا۔ غرض زناشوی کے تعلقات قائم ہو گئے۔ آخر اصلی شوہر کے آنے پر جعلی شوہر کی قلعی کھل گئی۔ مجرم کو پانچ سال قید با مشقت کی سزا ملی ہے۔

—— حیدرآباد سندھ میں ایک نوخیز ہندو لڑکی کے بیچوں نے اس کی شادی ایک بڈھے سے کرنی چاہی۔ لڑکی کی ماں نے رخنہ اندازی کی۔ لڑکی کو بھی پٹی پڑھا دی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ برات آئی۔ تو ناکام و نامراد واپس گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

KHILAFAT LIBRARY

اسلام کا اثر
ہندو تمدن و تہذیب پر

یہ مضمون زیادہ تر اس صورت میں تفصیل اور عمدگی سے لکھا جا سکتا. جبکہ ہمارے ہاتھ میں ہندو تمدن کی تاریخ اس وقت تک ہوتی۔ ۔ ۔ جس وقت کہ اسلام فاتحانہ صورت میں ہندوستان میں وارد ہوا. یہ ایسی کمی نہیں ہے جسے ہم نظر انداز کر سکیں. یہ بین حقیقت ہے کہ بمقابلہ اسلامی تاریخ اور مورخانہ واقعات کے آریانہ یا ہندوانہ تاریخی واقعات یا تاریخی روایات بہت کچھ آنکھوں سے اوجھل ہیں. خصوصاً جبکہ تاریخی رنگ میں اور روایتی پہلو سے ناقدانہ دیکھا جاتا ہے. مسلمانوں کی آمد ہندوستان میں اگرچہ مسلسل رہی مگر ایک وقت سے مخصوص نہیں رہی. کبھی کوئی قوم آئی۔ ۔ اور کبھی کوئی قوم کبھی کسی راستہ سے اور کبھی کسی راستہ سے مگر پھر بھی اس میں شک نہیں کہ مسلمان ہمیشہ تین طریق سے ہندوستان میں وارد ہوتے رہے. ایک بطور مختصر سیاحت اور دوسری فاتحانہ طریق سے تیسرے تاجرانہ حیثیت سے ان تینوں رنگوں میں مسلمان سیاح یا مسلمان فاتح یا مسلمان تاجر کچھ نہ کچھ اپنا رنگ صفحہ ہند پر چھوڑتے گئے.

ان تینوں رنگوں میں مسلمان جب ہندوستان میں آئے. تو اپنے ساتھ کچھ نہ کچھ لاتے رہے اور اسی طرح کچھ نہ کچھ چھوڑتے بھی رہے. ابن بطوطہ کے سفر نامہ سے پتہ چلتا ہے. کہ جس عہد اور زمانہ میں وہ ہندوستان میں پھرتا رہا. اس زمانہ سے پہلے بھی جو مسلمان بطور سیاحت اور تجارت کے ہندوستان آتے رہے. انہوں نے جو کچھ ہندوستان میں چھوڑا، اگرچہ اس کا اثر بھی ہندوستانیوں پر پڑا لیکن نہ اس قدر جس قدر کہ فاتحانہ رنگ میں ساکنان ہند اور یہ زمین ہند اثر پذیر ہوئی. اگرچہ اس کی بابت تو فاتحان اسلام بدنام ہیں کہ انہوں نے ہند پر حکمراں ہو کر مذہبی رنگ میں کچھ نہ کچھ تعصب سے کام لیا. لیکن اس کی بابت کبھی نہیں سناگیا کوئی شاکی نہیں کہ لباس وغیرہ یا دیگر اسی قسم کے تمدنیات رواج دینے کی بابت اس طرح سختی یا تشددی سے کام لیا ہو جس طرح کہ زمانہ موجودہ میں رومی ٹوپی کے ترک کرنے اور انگریزی ٹوپی کے رواج دینے میں کمال پاشا نے احکام جاری کئے اور لوگوں کو مجبور کیا. بلکہ یہ کہ ان کا اچھا تمدن اور نفیس طریق زندگی رفتہ رفتہ خود بخود داہل ہند کی طبیعتوں میں اثر کرتا رہا. یہ بات بھی قابل غور ہے. کہ جیسے انہوں نے ہندوؤں کے مقابلہ میں اپنے تمدن کی نشو و نما کی بابت کوئی تعدی نہیں کی. اسی طرح اصل ضرورت زمانہ کے . . . . . . جس تمدن ہندی کے واسطے انہوں نے خود کو موزوں پایا وہ بھی ساتھ اس کے اختیار کرتے گئے. لیکن اسی حد تک جہاں تک کہ خود ان کا اپنا تمدن روک نہیں تھا. لباس کے متعلق ہم یہ آزادی سے کہہ سکتے ہیں. کہ مسلمانوں کی نقل کر کے ہندوؤں نے اپنے لباس روزانہ اور شبانہ میں بہت کچھ ترقی کی. آج اگر ہم دہلی بمبئی کانپور لاہور امرتسر جالندھر پشاور کی گلیوں میں گشت کر کے دیکھیں تو پتہ لگ جائیگا. کہ ہندو عورتیں اور ہندو مردوں نے جس وسعت اخلاق اور کشادہ دلی سے مسلمانوں کا لباس لیا ہے. وہ ان کی نہ صرف کشادہ دلی پر دال ہے. بلکہ اس پر بھی کہ اسلامی طرز لباس کی خوبی اور آرام دہی بہ نسبت ان کے لباس کے زیادہ تر قابل تعریف ہے.

کچھ شک نہیں کہ خود پنجاب کے مسلمانوں نے کابلی اور پشاوری طرز لباس کی بہت کچھ نقل کی اور آج معلوم ہوتا ہے. کہ ان کا پرانہ لباس ہمیشہ کے لئے رخصت ہو چکا ہے. لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہنا پڑے گا. کہ خود ہندوؤں نے بھی یہاں کے اکثر مسلمانوں کی نقل کرنے میں کوتاہی نہیں کی. اگرچہ اس وقت بعض ہندو قومیت کی پخ کی وجہ سے اسلامی شلوارین اور دیگر اسلامی لباس استعمال نہ کرتے ہوں. لیکن جس طرح باوجود ایک بڑی کوشش کے بھی کھدر ململ اور لٹھہ پر فتح یاب نہیں ہو سکا. اور نہ زیادہ تر جلد اس کے فتح یاب ہونے کی امید ہو سکتی ہے. اسی طرح یہ بھی کہا جائیگا کہ جو لوگ اسلامی لباس کو بوجہ مسلمانی لباس ہونے کے پسند نہیں کرتے. یا اس کو روکنا چاہتے ہیں. وہ بھی آسانی سے کامیاب نہیں ہو سکتے ہر شخص مشاہدہ کر سکتا ہے. کہ مسلمان ایک مدت سے شلوار اور کلاہ کا استعمال کرتے ہیں: ہندو کم استعمال کرتے تھے. لیکن اب زمانہ انہیں ان چیزوں کے استعمال پر مجبور کر رہا ہے. اسی طرح ہندو چھوٹی چھوٹی پگڑیوں کا استعمال کرتے تھے. لنگیوں اور عماموں و صافوں کا استعمال کم ہوتا تھا. اب دیکھ لیجئے کہ ہر سر لنگی اور صافہ نواز ہو رہا ہے. ہر شخص چاہتا ہے. کہ خواہ ٹسر کا ہی ہو خواہ پانچ اور چھ گز ہی ہو. خواہ سہ گز کا ٹکڑا ہی ہو لیکن صافہ سا ہونا چاہیئے اگرچہ مسلمانوں کے بعض علاقوں میں ہندوانہ دھوتیوں کا رواج ہے. لیکن اب رفتہ رفتہ بجائے تنگ اور اریب پاجامہ کے جو کہ زیادہ تر ہندوانہ ساخت ہے. دن بدن شلواروں اور شلوار نما پاجاموں کا استعمال ہو رہا ہے.

خورد و نوش پر اسلامی اثر تو پڑا ہے. اور طریقہ تناول میں بھی کچھ نہ کچھ فرق آچکا ہے. لیکن سچ یہ ہے کہ بہ چند وجوہ اسلامی طرز خورد و نوش ہندوؤں میں اب تک کامیابی حاصل نہیں کر سکا یہ وجہ نہیں کہ ہندو اس طرز کو پسند نہیں کرتے بلکہ وجہ یہ ہے کہ ہندو اپنی قدامت پسندی اور اپنی چھوت چھات اور اقتصادی نقطہ خیال سے ایسا طرز اختیار کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے مگر جب ارتقائی نظر سے دیکھا جا تو اس امر کو بھی جگہ دیگی

ہی پڑے گی کہ خورد و نوش کے معاملہ میں بھی آہستہ آہستہ مسلمانی تمدن ہندو تمدن پر اپنا رنگ جما رہا ہے۔ مثلاً بوقت اشدہی اشدھ ہونے والے کے ہاتھ سے لڈو بانٹے جاتے ہیں۔ اور ایک جگہ بیٹھکر کھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہایت عجیب رنگ میں اسلامی تمدن ہندوؤں پر اپنا اثر پھیلا رہا ہے۔ اور سکھ صاحبان میں تو امرت چکھاتے وقت یعنی سیم پول ادا کرتے وقت مختلف اشخاص ایک برتن میں کھانے سے نہیں ہچکتے۔ بلکہ امرت چکھنے کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک امرت پان کیا ہوا شخص دوسرے امرت پان کئے ہوئے شخص کے ساتھ بیٹھکر بلا روک ٹوک کھا پی سکے۔ لہذا ان حالات کو مد نظر رکھکر یہ تسلیم کرنا ہی پڑے گا۔ کہ اس شق میں بھی باوجود بہت سی رکاوٹ کے اسلامی تمدن آہستہ آہستہ اپنا اثر جما رہا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

شذرات

مسلمانوں سے مطالبہ

معزز ہمعصر ریاست دہلی لکھتا ہے کہ "ہم مسلم دوستوں کو مشورہ دیں گے۔ کہ وہ ہندوستان کی دوسری جماعتوں پر اعتماد کرنا سیکھیں۔ ملک میں کوئی اکثریت ان کو تباہ یا برباد نہیں کر سکتی ہے"۔

تمام لوگ ایڈیٹر صاحب ریاست کی طرح خوش اعتقاد نہیں۔ بحیثیت اخبار نویس کے یہ تو آپکو معلوم ہو گا کہ شردھانند سوامی سوامی ستیہ دیو اور ہر دیال وغیرہ کے جو خیالات مسلمانوں کی نسبت تھے۔ اور آہستہ آہستہ جس طریق کے ساتھ بحیثیت قومی ہندو یا آریہ قوم ان سے متاثر ہو رہی ہے ایک بین حقیقت ہے یہ صحیح ہے کہ کوئی اکثریت مسلمانوں کو تباہ و برباد نہیں کر سکتی۔ ساتھ ہی اس کے مسلمان کبھی بھی نظر انداز نہیں کر سکتے کہ اگر آج بدقسمتی سے اقتدار ہندو اشخاص جیسوں کا خدانخواستہ ہو جائے تو مسلمانوں کے ساتھ کیا کچھ کرنے کے لئے تیار

نہیں ہو سکتے۔ لہذا ہمارے معزز ہمعصر کو ان جوشیلے سنگٹھنیوں اور حامیان اشدہی کو یہ مشورہ دینا چاہیئے کہ وہ اپنے جذبات پر کنٹرول کرنا سیکھیں اور اپنی ان ناروا حرکات سے ہندوستان کی فضا کو زیادہ مکدر و مسموم نہ کریں۔

ذمہ واری کس کے سر ہے

ایڈیٹر صاحب ریاست اس کے آگے چلکر لکھتے ہیں۔ کہ مذہبی فسادات کی تمام تر ذمہ واری شدھی اور تبلیغ کی تحریکات پر عاید ہوتی ہے"۔ جس شور و شر کے ساتھ آریوں نے راجپوتانہ کے جہالت میں مبتلا مسلمانوں پر اشدہی کا دھاوا بولدیا کیا مسلمانوں نے کبھی تبلیغی تحریک میں یہ مذموم روش اختیار کی۔ اور پھر جس دیدہ دلیری کے ساتھ یہ حامیان اشدہی و سنگھٹن مسلم بچوں اور عورتوں کو اغوا کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ کیا مسلمانوں نے اس امن سوز طریق کو کبھی خواب میں بھی اختیار کیا۔ ان حالات کے ماتحت ایڈیٹر صاحب ریاست اس امر کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ان مذہبی فسادات کی تمام ذمہ واری کن کے کندھوں پر ہے

آریوں کی مردم پرستی

آریہ لوگ دکھلاوے کے لئے عام طور پر یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم مردم پرستی کے دشمن ہیں مگر اس بناوٹی مخالفت کا آریوں کے سوامی رامانند نے جو گوردوکل میں بھانڈا پھوڑا ہے۔ اس کی موجودگی میں آریہ لوگ آئندہ شاید یہ ڈینگ لگانے سے گریز کریں آپ نے کہا کہ۔

اگر عیسائیوں کے لاٹ پادری کو کہا جائے کہ یسوع مسیح . . . . (یہاں سے سخت الفاظ کو حذف کر دیا ہے) تو ان کے ماتھے پر شکن نہیں پڑتا۔ اگر کسی آریہ کو سوامی شردھانند کے متعلق بھی کچھ کہا جائے تو وہ ڈنڈا لے کر سر پھوڑنے کو تیار ہو جاتا ہے"۔ اس سے بڑھ کر بھلا دنیا میں مردم پرستی کی

شامل ہو سکتی ہے۔

کیا مہابھارت کے زمانہ میں قانون شکنی جائز تھی

کھڑک بہادر سنگھ بی اے نے ایک نیپالی لڑکی کی عصمت کو بچانے کے لئے ایک شخص کو قتل کر دیا اس کے متعلق آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ "اگر یہی قتل مہابھارت کے یا راماین کے زمانہ میں ہوتا تو کھڑک بہادر سنگھ کو جیل خانہ کی بجائے انعام دیا جاتا۔ اور ہتھکڑیوں کی بجائے اس کے گلے میں پھول ڈالے جاتے"۔ بے چارگی کی حالت میں کسی کی اعانت کرنا بلاشبہ یہ ایک مستحسن فعل ہے۔ اور خصوصاً جب کہ کسی بیچاری عورت ذات کی مدد کی جائے تو اس کے احسن ہونے میں شبہ ہی کیا ہو سکتا ہے۔ مگر کسی حالت میں بھی انسان کو قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہیئے قانون شکنی کسی رنگ میں بھی قابل تعریف نہیں کہی جا سکتی۔ اگر راماین یا مہابھارت کے زمانہ میں ایسی قانون شکنی مستحسن کہی جا سکتی ہے۔ تو پھر کوئی معقول پسند شخص ایسے زمانہ کو پسند نہیں کریگا۔

مادر زاد ننگے سادھو

آریہ گزٹ اپنے ۲ اپریل کے اشو میں کنبھ (ہردوار) کے میلے کے حالات لکھتا ہوا کہتا ہے کہ:۔

"اس کے پیچھے وہ شرمناک اور وحشیانہ تہذیب کا نظارہ نظر آیا جسے دیکھکر ہر ہندو کو شرم کے مارے سر جھکا لینا چاہیئے۔ میری مراد مادر زاد ننگے سادھوؤں کی منڈلی سے ہے۔ ایک نہیں دو نہیں سو نہیں دو سو نہیں بلکہ چھ سو سے زائد مادر زاد ننگے سادھو جا رہے تھے کہا جاتا ہے کہ اس قسم کے مادر زاد برہنہ رہنے والے اٹھارہ ہزار سادھو کل ہندوستان میں ہیں"۔

ان حالات کو دیکھکر آریہ سماج کے متعلق بے ساختہ یہ الفاظ زبان سے نکل جاتے ہیں۔

تجھی پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

وہ آریہ سماج جو اشدہی کے لئے ماہی بے آب ہو رہا ہے۔ اس کے لئے ضروری امر ہے کہ غیروں کی فکر کرنے کی بجائے پہلے اپنی گھر کی خبر لے۔ جو بقول

KHILAFAT LIBRARY

آریہ گزٹ کے

”شرمناک اور وحشیانہ نظارہ ہے جسے دیکھکر ہر ہندو کو شرم کے مارے سر جھکا لینا چاہیئے“:

مگر کیا آریہ سماج اس شرمناک اور وحشیانہ نظارہ کی اصلاح کے لئے کوئی عملی قدم اٹھائے گا۔ جس سے کم از کم آئندہ ہندوؤں کو شرم کے مارے سر نہ جھکانا پڑے۔ . . . واقعات بتلائیں گے کہ آریہ سماج اپنے گھر کی اصلاح کرنے میں کہاں تک عملی قدم اٹھا سکے گا۔

آریوں کے ایک اعتراض کا معقول جواب

آریہ لوگ عام طور پر شاہان اسلام پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے رشتہ داروں سے بہت برا سلوک کیا۔ اور پھر اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ اسلام کی تعلیم ہی ایسی ہے۔ حالانکہ ان معترضین نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ سیاسی اور پولٹیکل میدان حیثیت ہی اور رکھتا ہے۔ اور ایسے واقعات سے کسی قوم کا لٹریچر مبرا نہیں ہے۔ چنانچہ ایسے معترضین کا منہ بند کرنے کے لئے ۶ اپریل کا خالصہ سماچار امرتسر لکھتا ہے کہ:۔ ”ہندوستان میں ہندو راجے اپنے والد کو اپنی والدہ کو اپنی بہنوں اور بھائیوں کو اور والد اپنی اولاد کو خاص حکومت کی خاطر مروا دیا کرتے تھے۔

راجہ کنس نے اپنی ہمشیرہ کے لڑکوں کو صرف حکومت کی خاطر مارا اور شری کرشن جی نے بھی اپنے ماموں راجہ کنس کو قتل کیا شری رامچندر جی کو خاص حکومت کی خاطر سوتیلی والدہ نے سالہا سال کے لئے جنگلوں میں پھرایا۔ مہابھارت میں خاص حکومت کے لئے بھائیوں کو اور چیلوں نے گوروؤں کو اور شاگردوں نے استادوں کو قتل کیا“!

(خالصہ سماچار ۶ اپریل صفحہ ۲ کالم ۳)

امید کہ اب آریہ معترضین آئندہ شاہان اسلام کے بعض افعال کی وجہ سے اسلام پر اعتراض کرنے سے اجتناب کریں گے کیونکہ ایسے واقعات سے جو بہت حد تک سیاسی اور ذاتی حالات پر مبنی ہوتے ہیں کسی مذہب کو بدنام کرنا ایک نامعقول حرکت ہے۔ جس سے کوئی قوم خالی نہیں

گوروکل سے اسلام کی تائید میں آواز

کسی آریہ سے اسلام کی تائید میں آواز کا اٹھنا ایسا ہی خلاف توقع ہے جیسا کہ مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ہاں سناتنی پروفیسر دہروجی وائس چانسلر ہندو یونیورسٹی نے گوروکل کے حال کے جلسہ میں مذہبی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ:۔

”ہر مذہب میں خوبیاں پائی جاتی ہیں ان کو قبول کرتا ہوں۔ اسلام کے متعلق کہا کہ:۔ حضرت محمد صاحب نے جس رنگ میں توحید الہی کو قایم کیا وہ ایک بے نظیر طرز تھی۔ عیسائی لوگ حضرت مسیح کی پوجا کرنے لگ گئے تھے اور آپ نے اس کی کمال تردید کی اور بتلایا کہ خدا جیسا کوئی نہیں آپ نے مورتی پوجا کی بھی پورے طور پر تردید کی گو مجھے مذہباً اس سے اختلاف ہے مگر چونکہ اس کی غرض شرک کو مٹا کر توحید کا قایم کرنا تھا۔ اس لئے میں اس کو بھی اچھا سمجھتا ہوں پھر اسلام میں جو اخوت اور بھائی چارہ کیا گیا ہے وہ بھی ایک بے نظیر ہے۔ جو دوسرے مذاہب میں نہیں پایا جاتا“!! (الفضل یکم اپریل)

کیا آریہ سماج اپنے مذہبی کانفرنس کے صدر کے اسلام کے متعلق ان غیر متعصبانہ ریمارکس سے کچھ فائدہ اٹھائے گی۔ اگر آریہ سماج اس معزز صدر کی طرح ٹھنڈے دل سے اسلام پر غور کرنے کے لئے تیار ہو سکے۔ تو ہندو مسلمانوں میں آج ہی صلح ہو سکتی ہے۔

مسلمانوں کو اپنا گرو بناؤ

ڈاکٹر مونجے صاحب کو اسلام کے ساتھ جو دلی مخالفت ہے۔ وہ آج کسی تشریح کی محتاج نہیں ہے۔ مگر صداقت صداقت ہی ہے۔ جو اپنا اثر دکھلائے بغیر نہیں رہ سکتی۔ گوروکل کے جلسہ میں ڈاکٹر موصوف نے آریہ سماج کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ:۔

”غیروں کو شدھ کرنے کے لئے آپ کو مسلمانوں کو گورو بنانا چاہیئے“!

اگر ڈاکٹر مونجے صاحب ذرا ٹھنڈے دل سے اسلام کا مطالعہ کریں گے تو انہیں اکثر باتوں میں مسلمانوں کو اپنا گورو تسلیم کرنا پڑے گا۔ بہرحال ہم خوش ہیں کہ آخر اسلام کی کوئی بات تو ڈاکٹر صاحب کے دل لگی

آریہ سماج کی بری خواہش

آریہ گزٹ ۱۴ اپریل کے میں ایک نظم بعنوان ”ہیں او ویدک دھرم جو سارے فنا ہو جائیں گے“ چھپی ہے۔ جس کے ایک دو اشعار درج ذیل ہیں۔ ؎

ایک دھرم دنیا میں رہے گا برقرار،
ہیں او ویدک دھرم جو سارے فنا ہو جائینگے
تیغ مسلم کر چکی جو کام نہ پورا جناب
رنڈی بھڑووں سے نظامی کام وہ پورا کرینگے
بابر و محمود بننے کی ہے گر تم کو ہوس
برق سیوا بیر بندہ بن کے ہم دکھلائینگے

جس خطرناک سپرٹ کا اظہار یہ نظم کر رہی ہے اگر تھوڑی دیر کے لئے اس سے بے پرواہ ہو کر اس مصرعہ پر ہی نظر ڈالی جائے کہ

ہیں او ویدک دھرم جو سارے فنا ہو جائینگے

اس میں آریوں کی خواہش کا بہت حد تک پردہ فاش ہو جاتا ہے۔ آج تک تو ویدک دھرم سوائے ہندوستان کے چار دیواری کے آگے نہ جا سکا اور اس کی موجودگی میں ہی ایسے ایسے مذہب جاری ہوئے جن کی تعداد کروڑوں تک پہنچ گئی اور جو قریباً تمام دنیا میں چھا گئے۔ اگر ویدک دھرم میں کچھ بھی کشش یا جذب کا مادہ ہوتا۔ تو اس کا اثر ہندوستان کی چار دیواری سے آگے بھی جاتا۔ ایسی جوشیلی نظمیں لکھنے کی بجائے جو باہمی آزردگی اور تنفر کو زیادہ بڑھانے کا موجب ہوتی ہیں۔ آریہ صاحبان کو چاہیئے کہ وہ اپنے دھرم کی خوبیاں اگر ہیں تو لوگوں کے سامنے رکھیں۔ تا کہ لوگ خوبیوں کو دیکھکر خود بخود مائل ہوتے چلے جائیں۔

پردہ اور آریہ سماج

آریہ سماج کا ماہوار رسالہ وردتمان امرتسر اپنے اپریل کے انکو میں لکھتا ہے۔ کہ:-

"بادیہ نشین عربوں میں جو کثرت سے عشقبازی کا مرض پھیلا تھا۔ اس کا سبب صرف یہی تھا۔ کہ ان کی عورتیں کھلے منہ پھرا کرتی تھیں۔ اور پردہ کا بالکل رواج نہ تھا۔ کیونکہ پردہ کا رواج اس وقت سے ہوا ہے۔ جب کہ شریعت اسلامیہ کا رواج ہوا اور وہ بھی اس وقت سے جب سے کہ آیت حجاب نازل ہوئی"۔

KHILAFAT LIBRARY

نور کیا جب بادیہ نشین عورتوں میں بے پردہ کی وجہ سے جو حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ کیا انہیں حالات کی موجودگی میں دوسری جگہ یہ بات پیدا نہیں ہو سکتی۔ لہذا آریہ سماج کو پردہ کی مخالفت میں ذرا سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیئے

اذان پر غیر مناسب پابندی

اخبار ریاست کے ایڈیٹر صاحب جو ایک وسیع الخیال سکھ صاحب ہیں وہ مجولہ بالا عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ

لاہور سے ۲۸ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ راجہ جنگ ہے۔ جس میں مسلمانوں اور سکھوں کی آبادی ہے۔ بعض اخبارات سے یہ معلوم کر کے ہمیں افسوس ہوا۔ کہ قصبہ مذکور میں دونوں جماعتوں کے تعلقات کشیدہ ہو رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مسلمان باشندوں کو اپنے سکھ ہمسایوں سے سخت شکایت یہ ہے کہ ان کو قصبہ میں اذان کی اجازت نہیں دی جاتی اگر یہ واقعات صحیح ہیں تو ہم کہیں گے۔ کہ ہندوستان کو اپنی بدنصیبوں پر آنسو بہانے کے لئے ایک نوحہ غم اور مل گیا۔ ہندو مسلمانوں کے تعلقات تو پہلے ہی سے خراب ہو رہے تھے۔ لیکن چند روز سے سکھ مسلم اختلافات بھی رونما ہو رہے ہیں۔ اگر ہمارے دل میں کچھ بھی احساس غلامی ہے تو ہم کو اپنے مذہبی اختلافات مٹا کر مشترکہ قومیت ہند کی بنیاد مضبوط کرنی چاہیئے۔ اذان لوگوں کو عبادت خداوندی کیطرف بلانے کا نام ہے۔ اس میں کوئی بات ایسی نہیں جس سے دیگر مذہب والوں کی دل آزاری ہو سکے۔ ہم راجہ جنگ کے سکھوں کو مشورہ دیں گے۔ کہ وہ گورو نانک صاحب ایسے مبشر رحمت کے نام لیوا ہوتے ہوئے اپنے مسلم بھائیوں کے مذہبی معاملات میں غلط اندازی نہ کریں اسی طرح اگر قصبہ کے سکھوں کو اپنے مسلمان بھائیوں سے کوئی شکایت ہو تو مسلم اصحاب بھی ان کو رفع کر دیں۔

ضرورت ہے کہ شرومنی گوردوارہ کمیٹی جلد سے جلد قصبہ مذکور میں اپنا ایک قایم مقام بھیجکر اصل معاملہ کی تحقیقات کرے۔ تا کہ اس آگ کو مشتعل ہونے سے پہلے ہی فرو کر دیا جاوے۔

آریہ سماج یا شودر سماج

آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند نے آریوں کو یہ ہدایت کی تھی کہ رنڈوے اور بیوہ عورتیں دوبارہ شادی نہ کیا کریں۔ بلکہ اس کے بجائے نیوگ کیا کرایا کریں۔ دوبارہ شادی کرنا شودروں کا کام ہے۔ چنانچہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اردو صفحہ ۱۲۵ پر لکھا ہے

"دوج یعنی برہمن۔ کشتری۔ ویش پہلے تین ورنوں کو دوسری بار شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے دوبارہ شادی صرف شودروں کے لیے بتائی گئی ہے"۔

آریہ سماج کے مہارشی کا تو یہ حکم ہے۔ لیکن آج آریہ سماجی نیوگ کو چھوڑ کر نکاح ثانی کو ترجیح دے رہے ہیں۔ جو بقول سوامی دیانندجی شودروں کا کام ہی ہے اب آریہ سماجی دوست بتائیں۔ کہ اب آریہ سماج کو شودر سماج کیوں نہ سمجھا جائے۔ کیونکہ آریہ سماجی آریہ دھرم کو تلانجلی دے کر شودر دھرم پر عمل پیرا ہیں۔ شدھی سبھا کو چاہیے کہ پہلے ان شودروں کی شدھی کرے۔ جو آریہ دھرم سے پتت ہو گئے ہیں پھر بعد میں دوسرے شودروں کی طرف متوجہ ہوں"۔

(از پیغام صلح)

اطلاع خط و کتابت میں اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل سے معاف

اچھوت اقوام سے آریوں کا سلوک

چونکہ اچھوت اقوام ہندو نہیں ہیں بلکہ ہندوستان کے ان اصل باشندوں کی اولاد ہیں۔ جنہیں آریہ حملہ آوروں نے تباہ و برباد کر کے اپنا غلام بنا لیا۔ اور آج آریہ اچھوتوں کو ہندو بتا کر اپنے اندر جذب کرنے کی جو کوشش کر رہے ہیں وہ تمام تر سیاسی نقطہ نگاہ سے ہے۔ ورنہ ان بدبخت قوموں کے متعلق ویدوں اور شاستروں میں جو وحشیانہ احکام پائے جاتے ہیں ان کی موجودگی میں ہندو اچھوتوں کو کبھی مساوات کے حقوق نہیں دے سکتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب اچھوت بھی اصل حقیقت اور آریوں کی سیاسی چال سے آگاہ ہو گئے ہیں۔ انہیں اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ ہم ہندو نہیں ہیں۔ اور آریہ ہمیں شدھ کر کے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہمیں اپنے دھرم پر قایم رہ کر سنگھٹن کرنا چاہیئے آریوں کے ظلم و ستم سے نجات حاصل کر کے، اپنے سیاسی حقوق لینے چاہئیں

چنانچہ ان مظلوم قوموں نے ظالموں کی دستبرد سے بچنے کے لیے جالندھر میں "آدی دھرم سبھا" کے نام کی ایک سبھا قایم کی ہے۔ جس کے صدر سوامی شودرانند ہیں۔ سوامی شودرانند نے اخبارات میں اعلان کیا ہے کہ ہم اچھوت ہندو نہیں ہیں۔ اور ہمیں ہرگز نہ ہندو لکھا جائے اور نہ سمجھا جائے۔ ہم ہندوستان کے اصل باشندے ہیں۔ جن پر آریہ قوم نے باہر سے آ کر ظلم و ستم کئے۔ اس سبھا نے جالندھر اور اس کے گرد و نواح میں پرچار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس سبھا کے سب سے پرجوش مبلغ سوامی شودرانند ہیں۔ آریہ ان کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہر وقت ان کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ چنانچہ اخبار مشرق گورکھپور میں یہ خبر شایع ہوئی ہے۔ کہ اراولپور ضلع جالندھر میں سوامی شودرانند کی تقریر ہوئی۔ جس کا ہندوؤں سے جواب تو کچھ بن نہیں پڑا۔ ہاں ویدک رواداری کا ثبوت اس طرح پر ضرور دیا کہ رات کے گیارہ بجے سوامی جی پر حملہ کر دیا۔ بھنگیوں اور مسلمانوں نے سوامی جی کی حفاظت کی۔ صوبہ بمبئی سے

بھی اسی قسم کی ایک اطلاع آئی ہے۔ کہ گاؤں میں ہندوؤں نے اچھوتوں پر ہلا بول دیا۔ لیکن مسلمانوں نے ان کا مقابلہ کر کے اچھوتوں کی حفاظت کی۔ یہ واقعات بتاتے ہیں۔ کہ ویدوں اور شاستروں میں شودروں کے متعلق جو غیر منصفانہ احکام پائے جاتے ہیں۔ ہندو ابھی شدت سے ان پر عمل پیرا ہیں۔ اور آریوں نے اچھوتوں کی شدھی کا جو ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ وہ محض نمائشی ہے ان کی ذہنیت میں ابھی تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ایسی حالت میں اگر وہ ان ستم کیشوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ایک ہی چارہ کار ہے۔ وہ یہ کہ شدھی کے جال میں نہ پھنسیں بلکہ اپنا جداگانہ سنگھٹن پیدا کر کے مسلمانوں کے ساتھ رابطہ اتحاد پیدا کریں۔ اسی طرح سے ان کی اُنتی اچھی طرح سے ہو سکے گی۔

مجلس مشاورت

مجلس شورائے عالیہ کے اجلاس قادیان میں جو ۱۵ اپریل سے شروع ہو گئے تھے۔ تاکہ تعلیمی اور تبلیغی سرگرمیوں کے متعلق بعض اہم امور پر غور و خوض کیا جائے۔ دو سو سے زائد مندوبین مختلف حصص ملک سے شریک ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے افتتاحی خطبہ میں فرقہ کی گذشتہ سرگرمیوں پر ایک نظر ڈالی۔ اور آئندہ لائحہ عمل کے متعلق چند اہم امور کا تذکرہ فرمایا۔

بحث و تمحیص کے بعد طے پایا کہ پنجاب اور بنگال میں فی الحال تبلیغی سرگرمیاں شروع کر دی جائیں دوسرا مسئلہ ایک مبلغ کو جاپان بھیجنے کا تھا۔ جو قلت سرمایہ کے باعث ملتوی ہو گیا۔

ایک مسئلہ ایجنڈا میں یہ بھی تھا کہ احمدیہ جماعت میں جبری اور لازمی تعلیم کا رواج دیا جائے۔ چنانچہ قرار پایا۔ کہ صدر مقامات میں اس تجویز پر عمل شروع کر دیا جائے۔ اور دینیات احمدی مدارس میں لازمی ہونی چاہیئے۔ حضور نے ۲۵ لاکھ روپیہ کی اپیل کی۔ جو بحیثیت رقم محفوظ الگ رکھدی جائے گی۔ اور اس کے منافع سے صحیح عقاید اسلامیہ کی تبلیغ کی جائیگی۔ ۳۰ ہزار روپیہ اس اپیل پر اسی وقت جمع ہو گیا

ایک معزز سکھہ مسلمانوں کے جلسہ میں

انجمن تبلیغ الاسلام کرتارپور کا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲ اپریل کو قرار پایا۔ ۱۲ تاریخ کو اراکین انجمن نے سری اگر جی مہاراج سرودل سنگھہ صاحب والئی کرتارپور کو جلسہ کی صدارت کے لئے مدعو کیا۔ آپ انجمن کی درخواست کو قبول فرما کر وقت مقررہ پر تشریف لائے۔ اور انجمن کو ایک سو روپیہ مرحمت فرمایا۔ ہم مسلمانان قصبہ کرتارپور حضور کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ حق تعالے آپ کے اقبال میں ترقی دے۔"

اس نظارہ کو دیکھکر شری ارجن دیو جی مہاراج اور حضرت میاں میر

KHILAFAT LIBRARY

شری پت سیٹھ لچھمن داس جی پردھان استقبالیہ کمیٹی کمبھ کا خطبہ صدارت
شدھی کے نام سے جو آجکل کام ہو رہا ہے وہ بہت خطرناک ہے

انچ ادھار یہ ایک تاریخی سچائی ہے کہ انچ (ادنی) جاتیاں وہی ہیں۔ جنہوں نے یا جن کے بزرگوں نے پراچین (قدیمی) زمانہ میں اپنے دھارمک کرموں (سوسائٹی کے قوانین) کا نرادر (بےحرمتی) کر کے ساماجک نیموں (سوسائٹی کے قوانین) کو بھنگ (توڑ) کر کے جاتی اپمان (بے حرمتی) کیا تھا۔ اور اس زمانہ کے اچاریوں (عالموں) نے اس وقت کی مریادا (طریق) کی رکھشا کی (حفاظت) کی خاطر ایسے اشخاص کو سزا دینے کی خاطر بائیکاٹ کر کے ورن سے باہر کر دیا تھا۔ شاستر اور سناتن دھرم انہیں اچھوت جاتیاں مانتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم سناتن دھرمی ان انچ جاتیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یا ان کو ہم اپنا انگ (عضو) نہیں سمجھتے مغربی تہذیب کے دماغ اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے سناتن دھرم کے پریمی بھائیوں کو بھڑکاتے ہیں۔ جس سے کہ یہ اپنی ماتا کی گود سے نکلکر ان عجیب خیالات والوں میں مل جائیں۔ اسی وجہ سے اخبارات اور لیکچروں میں دلت اور اچھوت وغیرہ شبد (الفاظ) استعمال کر کے انہیں بہکایا۔ اور بھڑکایا جاتا ہے۔ اور عام پبلک میں سناتن دھرمیوں کے متعلق یہ خیال اٹھایا جا رہا ہے۔ کہ یہ ان کے دشمن ہیں۔ در اصل حالات اس کے برعکس ہیں۔ پراچین سناتن دھرم کی ایتی انوسار (طریق کے مطابق) انچ بھائیوں کے گراور بند مہاں اسی طرح بند ہے ہوئے اور مقرر ہیں جیسے پوجیہ براہمنوں کے ہیں۔ سدھارک (مصلح) مہاشہ انچ ادھار کا دم بھرنے والوں کی بھوشیوں کو گھر میں ڈال کر ان کا ونش (قومیت) تباہ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ان پیشوں کو جو انہی کے لئے مخصوص تھے "شرما بوٹ ہاوس" "برما ٹیلرز شاپ" وغیرہ ولائتی شبدوں کی آڑ میں لوٹ رہے ہیں۔ یہ انچوں کا ادھار نہیں ہے۔ لیکن سناتن دھرم اور ہندو دھرم کی ہانی (نقصان) ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ سیلین انچ بھائیوں کو ان بے دھرمیوں کے چنگل سے چھڑانے کا مناسب کوشش کرے گا۔ کیونکہ ۷ کروڑ بھائیوں سے الگ رہ کر ہم جاتی سیوا اور سناتن دھرم کی رکھشا نہیں کر سکتے۔

شدھی شدھی کے نام سے جو آج کاریہ ہو رہا ہے وہ بہت خوفناک ہے۔ جس ایتی۔ نیتی اور ارادے سے سدھارکوں نے یہ کام اٹھایا ہے۔ وہ بھارت ورش کی شانتی (اطمینان) اور ایکتا کے لئے نقصان دہ ہے۔ سناتن دھرمیوں کو اس بات کے لئے کوسا جاتا ہے کہ وہ اور جاتیوں کو اپنا نہیں جانتے۔ اس کا سماہان یہی ہے۔ کہ ہمارے ہاں شاستروں میں پراشچت کا ودھان ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ کسی خاص وجہ سے پتت ہوئے ہندوؤں کو ہم پراشچت کے ذریعہ اپنا (نواز) سکتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ بھنگیوں اور چماروں کو شاستر مریادا کے برخلاف جنیو دے کر دِوِج آشرم کی مریادا کو نشٹ کیا جاوے۔ ان سدھارکوں نے ابھی تک

* کفارہ

جن لوگوں کی شدھی کی ہے۔ اس کا کیا ہوا ہے۔ یہ سب پرروشن ہے۔ اس طرح شدھی کرکے کئی قسم کی خرابیاں پیدا کی جارہی ہیں"۔

سناتن دھرم اس طرح سوانگ نہیں رچ سکتا دولت کا جھوٹا لالچ دے کر اپنے غیر کسی کو مونڈ لینا شدھی نہیں ہے۔ سناتن دھرم اس طرح کے کام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ سناتن دھرم پرانشچت دوارا انہیں اپنا بنا سکتا ہے جن میں دھرم پریم ہو اور وہ ہندو دھرم کی مریادا اور نیمتو کو سمجھتے ہوں اور شاستروں کی تعلیم کے مطابق اونچ اور اچھوت جاتیوں اور بے دھرمیوں کو جنیو دید بنا اور ان کو وید کے وید کے منتر اچارن کرنے کا ادھکار دید بنا خود ہی ان کے ادھکار (حق) اور یوگیتا (قابلیت) کے باہر ہے ایسے آدمیوں کو پرانشچت دوارا اٹھا کر انہیں کا جاتی دھرم اور کل دھرم ان سے کرانا جو سناتن دھرم کے مطابق ہے۔ جنیو یا ویدوں کا پاٹھ پڑھانا۔ ان کو اپنے دھرم سے علیحدہ کرنا ہے"۔ (از اخبار جاگرت ۱۳ اپریل)

نور اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ سناتنی دوست آریوں کی تحریک اشدھی کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔

اسلام کے محاسن کا اعتراف

مسٹر آر۔ سی نائب وزیر نوآبادیات برطانیہ نے نائیجیریا کی مختلف قوموں کے مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تک علاقہ ہاؤسہ کی بڑی بڑی ریاستوں کا تعلق ہے۔ آج وہاں اسلام سب سے غالب اور فائق مذہب ہے اسلام نے جنگلی قوموں کو تہذیب و تمدن سکھایا اور منتشر وحشیوں کو منظم جماعت بنادیا۔ اسلام نے ان کی آنکھیں کھولدیں انکا معیار معاشرت بلند کردیا۔ اور اپنے پرایوں میں اپنے خودداری شان اور دوسروں کے احترام کا مادہ پیدا کردیا۔ علاوہ ازیں اسلام نے ان کو لکھنا پڑھنا سکھایا۔ اور انکا مطمح نظر وسیع کردیا لیکن افسوس ہے کہ باینہمہ ملک میں غلامی کا سلسلہ جاری ہے اور بہت سے علاقے تجارت غلاماں کی وجہ سے برباد ہو گئے ہیں اسلام کی تو سیع و اشاعت میں جس چیز نے رکاوٹ پیدا کی وہ یہ ہے کہ دیسی باشندے شراب کے بڑے شوقین ہیں جو اسلام میں قطعاً ناجائز ہے مگر پھر کہ ان ممالک میں اسلام سب سے بڑی طاقت ہے

پنڈت ستیہ دیوجی معہ عیال و اطفال مشرف باسلام

KHILAFAT LIBRARY

اسلامی اخوت و گرمجوشی کا زبردست مظاہرہ

حسب اطلاع سابق کل (جمعہ) ۱۵ اپریل شام کو ممتاز دار الیتامیٰ واقعہ باغ گونگے نواب صاحب مرحوم میں پنڈت ستیہ دیوجی مشہور آریہ سماجی فاضل و مبلغ کے سترہ سال کی مفارقت کے بعد معہ عیال و اطفال دوبارہ "دین فطرۃ" میں داخل ہونے کی رسم ایک بہت بڑے اسلامی مجمع کے روبرو ادا کی گئی۔ جس کا تعداد کا تخمینہ دو ہزار تک کیا جاتا ہے۔ اور جس میں شہر لکھنؤ کے ہر حصہ کے علاوہ چھاؤنی اور ریلوے کی بستیوں اور عالم باغ کے بنگلہ بازار وغیرہ تک کے مسلمان شامل تھے اور ہندو بھائیوں کی بھی ایک معقول تعداد موجود تھی۔

پنڈت ستیہ دیوجی کی پرزور تقریر

پنڈت ستیہ دیوجی نے کھڑے ہو کر پہلے چند آیات قرآنی کی تلاوت کی۔ پھر حمد الہی نعت حضرت رسالت پناہی و منقبت آل امجاد و اصحاب کرام میں چند الفاظ کہکر اہل جلسہ سے اپنا تعارف کرایا۔ اور بتایا کہ وہ آج سے سترہ سال قبل اسلام سے منہ موڑ کر آریہ سماج میں داخل ہو گئے تھے۔ اسوقت ان کا مقصد تلاش حق تھا۔ مگر اب خالق کریم نے اپنے فضل و کرم سے برسوں کی تحقیقات کے بعد ان کو راہ حق دکھائی۔ اور دین فطرت میں داخل ہونے کی توفیق دی۔ جس پر وہ تہ دل سے اس کے شکر گذار اور آیندہ بھی اس کے رحم و کرم کے امیدوار ہیں۔ پنڈت جی نے بحیثیت ایک آریہ سماجی کے اپنے اشغال زندگی کا ذکر کیا۔ کہ وہ آریہ سماج کی طرف سے مسلمان علما کی ساتھ مباحثے کیا کرتے تھے۔ اور ان کتابوں کے نام بتائے جو وقتاً فوقتاً انہوں نے لکھیں اور شایع کیں۔ آج سے سات برس ۱۹۱۹ء میں بمقام بنارس انہوں نے چار کتابیں لکھکر چھپوائیں۔ جن کے بارے میں آریہ سماج کے سب سے بڑے فاضل سنسکرت و دینیات نے اس کا اعتراف کیا کہ لٹریچر کے اعتبار سے وہ بالکل درست ہیں۔ مگر آریہ سماج کے کارکنوں نے ان کی اشاعت سماج کے لئے مضرت رساں سمجھی۔ اور وہ کتابیں ان سے لے لی گئیں۔ اس کے بعد انہوں نے اور کتابیں لکھیں۔ جن میں سے بعض شایع ہوئیں۔ اور بعض ہنوز مسودہ کی صورت میں ہیں۔ ان کتابوں میں ہندو مذہب و آریہ سماج کے معتقدات اور وید و برہمن کے مندرجات پر مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے۔ اور جو کچھ لکھا گیا ہے پوری تحقیق و تدقیق سے سینکڑوں کتابوں کا مطالعہ کرنے پر لکھا گیا ہے۔ ان میں سے بعض تالیفات سے یہ عیاں ہے کہ آریہ سماج نے جو عقاید اپنے قرار دے رکھے ہیں وہ ان کی مسلمہ کتب سے ثابت نہیں ہوتے۔ اسکے بعد آپ نے ظاہر کیا کہ اسلام دین فطرت ہے اور ایک شخص علوم و فنون سے جس قدر وافر حصہ پائے گا۔ اسیقدر وہ اسلام کے خلائق و محاسن کو ذہن نشین کرتا جائیگا۔ آپنے فرمایا کہ دنیا میں تعلیم کی عام اشاعت سے مسلمانوں کو مطمئن و خوش ہونا چاہیئے۔ کیونکہ لوگ جتنے زیادہ تعلیم یافتہ ہونگے۔ اتنے ہی وہ اسلام کے قریب تر آتے جائیں گے۔ آپ نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ انہیں اپنا ایک مطمح نظر قرار دینا چاہیئے۔ اور پھر سب مشکلات حل ہو جائینگی آپنے حضرت رسول اکرم اور آپ کے صحابہ عظام و ائمہ کرام کی مثالوں سے ان کی استواری ایمان اور مذہبی ایثار کو دکھایا اور اسلام کا مستقبل بہت شاندار بتایا۔ کیونکہ دنیا کو مستقل امن و اطمینان جبھی مل سکتا ہے کہ اسلام کے فطری قوانین پر تمام طور سے عمل درآمد کیا جائے پنڈت ستیہ دیوجی کی اہلیہ بھی جو ان کے ساتھ آکر گوشہ میں بیٹھی تھیں مولانا شاہ وارث حسن صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہوئیں۔ اور پنڈت جی اور ان کی بیوی بچوں کے سابق نام بدلکر حسب ذیل رکھے گئے ہیں

نو مسلم بھائیوں کے نام

ستیہ دیو۔ ناصر الدین، سکھہ دیوی۔ حشمت بیگم، وشو دیو، نور عالم، دھرمندا۔ تاج الدین ہری نعیم اللہ

KHILAFAT LIBRARY

جہاد فی الاسلام

(از قلم جناب مولانا عبد الکریم خان صاحب میرٹھی)
(گذشتہ سے پیوستہ)

ستوگ ہار گرونجی نے ایک موقعہ پر لکھا ہے کہ "اسلام کا پہلا اور ابتدائی کام عرب کے اندر مختلف قبایل کے امتیازات اور تفرقات کا مٹانا اور ان تمام پراگندہ اور منتشر اجزا کو ایک متحد اسلامی سلطنت میں منضبط کرنا ہیہ نہ صرف یہی بلکہ ایک ایسی عظیم الشان قوت عمل پیدا کرنا تھا۔ جس سے نہ صرف قبایل کے باہمی اختلافات ہی کا قلع قمع ہو۔ بلکہ تمام دنیا کا بکھرا ہوا شیرازہ مجتمع ہو جائے"!

خلاصہ کلام

"کہا جاتا ہے کہ مفتوحہ اقوام کے سامنے دو چیزیں پیش کی جاتی تھیں۔ اسلام یا تلوار تلوار سے مراد جنگ لی جاتی تھی نہ کہ قتل وغارت لیکن اس لحاظ سے بھی یہ قول سراسر جھوٹ ہے۔ اختیار دو امر کا تھا اسلام مذہبی معانی کے اعتبار سے (مذہب) اور دنیاوی اعتبار سے (اطاعت) جو لوگ اطاعت اختیار کرتے تھے۔ لیکن اپنا مذہب تبدیل نہیں کرتے تھے۔ انہیں ایک خاص قسم کا خراج ادا کرنا ہوتا تھا۔ جس کے معاوضہ میں ان کی حفاظت کی جاتی تھی اور انہیں فوجی خدمت سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا تھا اور اپنے قومی معاملات میں انہیں ہر قسم کی آزادی اور اختیار حاصل ہوتا تھا . . . .

. . . . انہیں اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی ہوتی تھی۔ اور ان کو اسلام میں جبراً داخل کرنے کی ہر کوشش قانوناً سزا کی مستوجب تھی۔

اگر اسلام اس قدر سرعت سے پھیل گیا تو یہ زیادہ تر مسلمانان سلف کے حسن سلوک کا نتیجہ تھا۔ نہ کہ ان کی فوجی طاقت کا وہ کمزوروں بوڑھوں کی بوڑھی اور بے نوا عورتوں کی مذہبی آدمیوں اور تمام مذہبی عمارتوں کی عزت کرتے تھے۔ وہ غلہ کے کھیت کو برباد نہیں کرتے تھے۔ وہ میوہ دار درخت کو نہیں کاٹتے تھے۔ اور نہ بغیر سخت ضرورت کے جانداروں کو مارتے تھے۔ کیونکہ ان چیزوں کو اللہ نے بنی نوع انسان کے قوت کے لئے پیدا کیا ہے۔ تمام لوگوں سے انصاف کا سلوک کرتے تھے۔ اور فتح کی حالت میں بھی اس قدر رحم دل اور رو فا شعار تھے کہ لوگ حیرت سے پوچھتے تھے۔ کیا یہ جنگ ہے"!

رسول اکرم نے کسی جاندار کو اپنی زندگی میں تکلیف نہیں دی۔ جس شخص کو بھی حضور سے سابقہ پڑا۔ آپ نے اس سے مہربانی اور محبت کا سلوک کیا۔ حضرت صلعم نے اپنے لئے کوئی شے نہیں مانگی۔ اس وقت کے بعد جب کہ حضور صلعم تمام عرب کے شہنشاہ ہو گئے تھے۔ آپ خدا کے وہی منکسر مزاج اور عاجز رسول ہی رہے بوجہ اس قانون خداوندی کے جس کا حضور نے خود دنیا کو پیغام دیا تھا۔ اپنے تمام معاملات میں آنحضرت بنی نوع انسان کے سامنے نمونہ اور مثال پیش فرماتے تھے اور آپ کے صحابہ اس مثال پر عمل کرتے تھے۔ اور اسی سے محبت اور تحسین انہیں حاصل ہوئی۔ جس نے ہر اس سرزمین کے دل کو فتح کر لیا۔ جہاں کہیں اسلام نے اس سیلاب جنگ کے ساتھ قدم رکھا۔ جو مدافعت کی خاطر اختیار کیا گیا تھا۔ اس امر واقعہ پر جس قدر بھی زور دیا جائے کم ہے۔

ایہ خیال بالکل خلاف قیاس ہے۔ کہ ایسا آدمی کبھی اور کسی حال میں قاتلانہ اور خوں ریز کشاکشوں کی اجازت دے سکتا ہے۔ یا کسی قوم پر مسلمانوں کو اجازت دے سکتا ہے۔ جو مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ نہیں کر چکی یا معابد و مناور کی بربادی و تباہی کی رخصت دے سکتا ہے۔ مسلمان تو خدا کے نام پر جو تمام بنی نوع انسان کا خدا ہے۔ کامل مذہبی آزادی کے علمبردار تھے۔

کسی شخص کا یہ کہنا ایک نہایت کمینہ اور خبیثانہ جھوٹ ہے۔ کہ قرآن یا پیغمبر اسلام کی تعلیم کے احکام قتل اور خونریزی شورش و بدامنی دشنام بازی گالی گلوچ اور کسی قسم کے جارحانہ تشدد کی اجازت دیتے ہیں مسلمانوں کی جنگ کرنے کی اس وقت تک اجازت ہی نہیں ملی تھی۔ جب تک وہ علانیہ اور با عزت طریق سے لڑنے کے قابل نہیں ہو گئے۔ اور اس کے بعد بھی انہیں صرف مدافعت تحفظ ذات کمزوروں اور مظلوموں کی حفاظت اور برائی کو دور کرنے کے لئے لڑنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اور وہ بھی جنگ کا اعلانیہ اعلان کرتے اور خدا کی تمام مخلوق کی مناسب تکریم ملحوظ رکھنے کے بعد

مسلمانوں کے جہاد کے قوانین و اصول بالکل واضح اور بین ہیں۔ اور ماقبل و مابعد کے تمام ضوابط جنگ سے بدرجہا رحیمانہ پیغمبر اسلام نے احکام فرما دیئے تھے۔ کہ "دشمنوں کے اسباب زندگی کو برباد مت کرو عورتوں اور بچوں مذہبی رہنماؤں بوڑھوں اور تمام غیر حربیوں کا احترام کرو۔ کھجور کے درختوں کو نہ چھیڑو۔ میوہ دار درختوں کو نہ کاٹو۔ فصل والا کھیت برباد نہ کرو۔ اور بجز انتہائی ضرورت کے جانوروں کو نہ قتل کرو۔ یہودیوں عیسائیوں اور دوسری اقوام کے معابد کا جن میں خدا کا نام لیا جاتا ہے احترام کرو"۔

یہی وہ احکام ہیں جن کی اطاعت حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہم نے اور تمام جلیل القدر صحابہ کرام نے اور جن کو اپنے زمانہ میں صادر کیا۔ ایک سچا مسلمان نہ تو فسادی ہو سکتا ہے نہ شریر۔ کیونکہ وہ خدا کی فوج کا ایک سپاہی ہے۔ جس کا کام یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان جو سب بھائی بھائی ہیں۔ کے حقوق کی حفاظت کریں اس میں ظلم و جبر قطعاً ممنوع ہے۔ جب اس کے خلاف اثم و عدوان کیا جائے۔ تو اس کا کام نہیں ہے کہ اثم و عدوان کا مرتکب ہو"!

(علامہ مارماڈیوک پکتھال)

نتیجہ

"پیغمبر اسلام کا قانون اسلام یعنی قرآن "خونخوار لڑائیوں کو بند کرتا۔ حکمرانی کی آرزو توسیع ملک کی تمنا غلبہ قوت کے اظہار یا جوش انتقام کے وجوہ کے اصول پر لڑائی کرنے کو قطعاً ممنوع ٹھیراتا ہے

وہ جنگ کو صرف مظلوموں کی امداد کا آخری ذریعہ عاجزو درماندوں عورتوں بچوں کو ظالموں کے ہاتھ سے چھڑانے کا وسیلہ مذاہب مختلفہ و متعددہ میں عدل و توازن قایم کرنے کا آخری علاج بتلاتا ہے۔ دنیا کا رحمدل سے رحمدل شخص بھی ان اصولوں کے لئے لڑائی کی ضرورت کا انکار نہیں کرسکتا۔ اور معمولی انسان بھی ایسی لڑائی کو سراپا رحمت کہنے میں ذرا تامل نہیں کرسکتا اگرچہ مسلمانوں کے لئے یہ جنگ سخت آزمائش تھی لیکن شاید اس آزمائش میں بھی رحمۃ للعالمین کی یہ حکمت ہو۔ کہ دنیا کے لئے اسلام ناگزیر حالتوں میں جنگ کا وہ نمونہ پیش کر دے۔ جو ہمدردی انسانی اور رحم و الطاف سے لبریز ہو۔"

رہبر اعظم

وہ سید کونین مسیحا نظر آیا
درد دل عاشق کا مداوا نظر آیا
ثانی نہ ہمیں کوئی ملا خلق میں اس کا
ہمسر نہ کوئی حسلم میں اس کا نظر آیا
عادت میں کریمی تو طبیعت میں رحیمی
ہر خوبی میں ہر وصف میں یکتا نظر آیا
اپنوں پہ بھی رحمت تھی تو غیروں پہ بھی رحمت
رنگ اس کی رحیمی کا نرالا نظر آیا
شفقت کا مروت کا حمیت کا سمندر
اخلاص کا احسان کا دریا نظر آیا
الطاف و عطیات و عنایات مجسم
فیض و کرم و جود سراپا نظر آیا
جس راہ پہ چلتے نہ کسی شخص کو دیکھا
آقا ہمیں اس راہ میں تنہا نظر آیا
تحقیق سے تاریخ جہاں میں بھی نظر کی
حقا کہ نہ رہبر کوئی اس سا نظر آیا
کیا ذات مقدس تھی کہ اغیار کو ہمیں
اوصاف حمیدہ کا خزانہ نظر آیا
بس فیصلہ یہ ہے کہ ملا ہے جو نبی کو
ایسا نہ کسی شخص کا رتبہ نظر آیا

(جناب مرزا [illegible] صاحب [illegible])

ہندوؤں کو قرآنی اصول پر عمل کرنیکی دعوت

الفضل ماشہدت بہ الاغیار

(از قلم جناب پروفیسر و یجاداس صاحب)

معزز معاصر مسلم آوٹ لک نے پروفیسر موصوف کا ایک نہایت معرکۃ الآرا مضمون جس میں قرآن حکیم کی تعلیمات حکمت پر تبصرہ کرتے ہوئے کلام الہی کو ہندوستان کی نجات کی واحد ذریعہ بتایا ہے درج کیا ہے۔ چونکہ یہ مضمون ایک غیر کی تحقیق حق کا نتیجہ ہے۔ اس لئے ہم قارئین کرام کو اس خوان نعما سے بہرہ اندوز حلاوت کرتے ہیں

KHILAFAT LIBRARY

پروفیسر و یجاداس صاحب لکھتے ہیں

قرآن حکیم نے ہمیں بتایا ہے

الم نجعل لہ عینین ولسانا وشفتین وھدینٰہ النجدین	کیا ہم نے انسان کو دو آنکھیں اور بیرونی کے افہام و تفہیم کے لئے زبان اور دو ہونٹ عطا نہیں کئے ہ کیا ہم نے اسے خیر و شر کے دونوں راستے نہیں دکھا دیئے

(تاکہ مسالک خیر پر چلے اور مہلکات سے بچے)

قرآن حکیم نے ان صاف اصریح اور مختصر الفاظ میں نیکی کی کٹھن منزل تک پہنچنے کا طریقہ کس حسن اسلوب سے فرمایا ہے۔ یہ ایک ایسا جامع اور روح افزا پیام ہے کہ ہندو دھرم اور مسیحت کی مذہبی کتابیں اس کے مقابلہ میں بمشکل کوئی بیان پیش کرسکتی ہیں۔

شودر کی غلامی

لیکن افسوس کہ منو سمیتا میں جو ہندو دھرم کی مذہبی کتاب ہے لکھا ہے۔ کہ شودر غلامی سے نجات نہیں پا سکتا۔ کیونکہ فطرت نے اسے غلامی ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے کوئی شخص اسے غلامی سے مخلصی نہیں دلا سکتا۔ (منو ۸۔ ۴۱۴) جس طرح سیہ فام کوے کی سیاہی کو دنیا بھر کے صابون زائل نہیں کرسکتے۔ اسی طرح شودر کی غلامی اور فرومایگی بھی کسی طرح رفع نہیں ہو سکتی۔ شودر کسی کا زرخرید ہو یا نہ ہو۔ اسے بہرحال خدمت گار ہی بن کے رہنا ہو گا۔ ہندو دھرم نے اسے ابھرنے اور پنپنے کی ہرگز اجازت نہیں دی

قرآن کا حکم ہے کہ غلاموں کو آزاد کرو

اب ذرا اس کے مقابلہ میں قرآن کی تعلیم پر غور کرو قرآن میں ہے

فلا اقتحم العقبۃ وما ادرٰک ما العقبۃ فک رقبۃ او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ ثم کان من الذین اٰمنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ (۹۰۔۱۱)	کوئی انسان دین کے اس سخت گزرگاہ سے پار نہیں ہو سکتا۔ بجز اس شخص کے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ یا گرسنہ یتیم قرابت دار اور مسکین خاک افتادہ کو کھانا کھلاتا ہے اور ان لوگوں میں سے ہے۔ جو ایمان لانے کے بعد دوسروں کو صبر و ضبط کا مشورہ دیتے ہیں۔ اور باہم ترحم (علی الخلق یعنی ترک ظلم) کی تلقین کرتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ غلاموں کو آزاد کرنا حقیقی بھلائی اور نیک کرداری ہے۔

قرآن ہندو کے لئے ایک بیش بہا خزانہ ہے

پس قرآن بلاریب ایک ہندو کے لئے ایک نہایت بیش بہا خزانہ ہے لیکن افسوس کہ ہندو آجتک اس تعلیم کی قدر و قیمت نہیں جانتے کہ غلاموں کو آزاد کرو (۹۔ ۱۳)

اسی طرح قرآن میں ہے

قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ (۳۔ ۶۳)

اے رسول آپ یہود و نصاریٰ سے کہیئے کہ اے اہل کتاب تم ایک ایسی بات کی طرف آؤ۔ جو ہمارے اور تمہارے نزدیک برابر مسلم ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کریں۔ کسی کو اس معبود واحد کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور ہم میں سے کوئی شخص اللہ

KHILAFAT LIBRARY

کے بجائے کسی دوسرے کو اپنا مالک و پروردگار قرار دے قرآن کی تو یہ تعلیم ہے۔ کہ کوئی شخص دوسرے کو مالک و معبود نہ قرار دے۔ لیکن افسوس کہ ہنود میں اس وقت ننانوے فی صدی شودر اور ایک فی صدی براہمن ہیں یہ ننانوے اس ایک کی خاک پا کو اٹھاتے ہیں۔ وہ اس پانی کو پیتے ہیں جس سے کہ برہمن نے پاؤں دہوئے ہوں۔ اس کا پس خوردہ کھاتے ہیں۔ اور اسی طرح عملی طور پر اس بات کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔ کہ وہ آزادی مساوات اور جمہوریت کی کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتے۔

بھگوت گیتا اور قرآن مجید

گو ہندوؤں کی گیتا میں لکھا ہوا ہے۔ کہ تمام تعلیمیافتہ لوگ برابر ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ میں ذرا قرآن کی تعلیم ملاحظہ ہو۔ فرماتا ہے

انما المومنون اخوۃ فاصلحو ابین اخویکم و اتقوا اللہ لعلکم ترحمون (۴۹ - ۱۰)

اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس اگر ان میں کبھی نزاع ہو تو اپنے بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو۔ اگر اس اصلاح و مصالحت میں خوف خداوندی کو پیش نظر رکھو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

اور یہی اخوت و مساوات جمہوریت کی جان ہے ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ آجکل اہل ہنود کے ذات پات کے جو امتیازات ہیں۔ قرآن اور صرف قرآن ہی ان تمام کا واحد اور یقینی علاج ہے۔ کیا چاہ ہلاکت میں ڈوبنے والے ہند واب بھی اس امداد سے فائدہ نہیں اٹھائینگے مگر یاد رہے کہ جب تک ہم غلامی کا خاتمہ کرنے کے لئے قرآن کے اس اصول کو قبول نہیں کریں گے۔ ملکی بہی خواہ کا خیال محض ایک خواب پریشان ہوگا۔

قرآن ہر سپید و سیاہ کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا

اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ قرآن بنی نوع انسان کے ہر فرد کے لیے بھیجا گیا صرف ان لوگوں کی ہی ہدایت کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ جو مسلم کہلاتے ہیں۔ چنانچہ خود قرآن حکیم فرماتا ہے۔

یا ایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم و شفاء لما فی الصدور و ھدی و رحمۃ للعالمین

اے انسانوں تمہارے پاس تمہارے رب جلیل کی طرف سے ایک پند و موعظۃ بھیجی گئی ہے۔ یہ (قرآن) تمہارے صدری و قلبی تمام امراض کی شفا ہے (خصوصاً) اہل ایمان کے لئے ہدایت و رحمت کا پیام ہے۔

صراط مستقیم اور روحانی ترقی کا دوسرا راستہ جو قرآن نے ہمیں بتایا ہے۔ کہ یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ (۹۰ - ۱۴ - ۱۶)

زندگی کا اصل اصول

قرآن کی اس سورہ میں (۹۰ - ۱۱ - ۱۷) ارشاد ہے کہ وہ لوگ جو خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ اور دوسروں کو صبر اور استقلال کی تلقین کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ سو ہند و مسلم سب کو یکساں طور پر اس ارشاد حق پر غور کرنا چاہیئے کہ جس میں ایمان اور صبر و ہمدردی کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور یہی چیزیں زندگی کا اصل اصول ہیں۔ اسی آیت میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ خدا و قرآن پر ایمان رکھنے والے سب زمرہ مومنین میں داخل ہیں۔ یعنی کوئی شخص اس روحانی عروج کی سڑک پر تنہا سفر نہیں کر سکتا۔ ارشاد ہے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا

دین الٰہی کی رسن ہدایت کو مجتمع ہو کر مضبوطی سے پکڑلو متفرق و پراگندہ نہ رہو اور خدائے منعم کی اس نعمت کو یاد کرو کہ تم ایکدوسرے کے دشمن تھے۔ رب ذی المنن نے تمہارے دلوں میں الفت و مودت کا جذبہ پیدا کر دیا۔ اور تمہارے درمیان برادرانہ تعلقات قایم ہو گئے۔

کیا تمام ہندوؤں اور مسلمانوں کو قرآن مقدس کی یہ نصیحت اپنے لوح دل پر آب زر سے نہ لکھہ لینی چاہیئے؟ قرآن کریم کا ایک اور ارشاد ملاحظہ ہو۔

قولوا امنا باللہ و ما انزل الینا و ما انزل الی ابراھیم و اسمعیل و اسحاق و یعقوب و الاسباط و ما اوتی موسی و عیسی و ما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم و نحن لہ مسلمون

کہو ہم اللہ پر ایمان لائے۔ اس کلام پر بھی یقین کیا جو ہماری طرف اور ابراہیم اسمٰعیل اسحاق یعقوب موسیٰ عیسیٰ اور دوسرے پیغمبروں (علیہم السلام) پر نازل ہوا۔ ہم (ان مقدس ہستیوں) میں سے کسی میں بھی تفریق نہیں کرتے (کہ کسی کو مانیں اور کسی سے منحرف ہوں) ہم اللہ تعالےٰ کے مطیع و منقاد ہیں۔

آہ! وہ وقت کونسا آئیگا جبکہ ہم ہندو مسلمان عیسائی قرآن کے ان ایسے بہا نصائح کو سنہری حروف سے اپنے دل پر نقش کریں گے۔ اور ان نصائح و حکم پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

(از مسلم آوٹ لک بحوالہ زمیندار ۱۵ اپریل)

کثرت ازدواج و طلاق

(از قلم جناب خان بہادر میرزا سلطان احمد خان صاحب پنشنر)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک التجا

یہ کہنا کہ ساری دنیا کسی خیال اور کسی مسئلہ کے ساتھ اتفاق کرے ایسا خیال ہے کہ جسے کبھی بھی سرسبزی حاصل نہیں ہو سکتی۔ انسان کی طبیعت اور انسان کا مزاج ایک بڑی حد تک متلون واقع ہوا ہے۔ اگرچہ وہ احساس ضروریات رکھتا ہے اور اغراض زندگی کے مقدم رکھتے ہیں اوس کی طبیعت ایک حد تک خود غرض واقعہ ہوئی ہے۔ لیکن پھر بھی چونکہ احساس اور سمجھ رکھتا ہے۔ اس واسطے وہ اکثر اوقات صحیح نتیجہ پر بھی پہنچ جاتا یا پہنچ سکتا ہے۔ ان اوراق میں جن دو مسائل کثرت ازدواج اور طلاق کی بحث کی گئی ہے۔

وہ دونوں کسی نہ کسی رنگ میں دوسرے مذاہب یا دوسرے مذاہب کے افراد میں بھی۔ عملی صورت میں پائے جاتے ہیں۔ عیسائیت اگرچہ موجودہ رنگ میں ان کی حامی نہیں لیکن

(۱) عیسائیت کی وہ تعلیم جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام

KHILAFAT LIBRARY

سے مروی ہے بالخصوص اس کے منافی نہیں۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ خود متاہل نہ تھے اس واسطے انہیں عمر بھر ایسے مسائل پر غور کرنے کا موقعہ نہیں ملا

(۳) چونکہ حضرت ممدوح کوئی شریعت نہیں لائے تھے اس لئے اس قسم کے مسائل پر روشنی انکا منصب نہ تھا

(۴) توریت میں ان مسائل کے خلاف کچھ بھی نہیں کہا گیا۔ بلکہ اس وقت کے انبیا علیہم السلام کا یہ معمول رہا ہے۔

(۵) دیگر مذاہب میں بھی کسی نہ کسی حد تک اور کسی نہ کسی رنگ میں یہ عمل رہا ہے

(۶) جو لوگ قیود مذاہب سے آزاد ہیں ان کا بھی یہ معمول رہا ہے۔

(۷) معاہدانہ رنگ میں طلاق کی ضرورت کا احساس ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

(۸) احساس ضرورت پر اگر اس سے دبا دیا جائے تو ہر دو فریق کی زندگی دوبھر گذرتی ہے۔ اور اگر شریعت یا قانون اس کا کوئی علاج نہ بتائے تو اوس پر حرف آتا ہے۔

(۹) اسلام نے ان دونوں ضرورتوں کے متعلق ایک چارہ اور ایک علاج بتایا ہے۔ لازمی نہیں گردانا ہے۔

(۱۰) ضرورت پڑتی ہے اور ایک شریعت یا ایک قانون کا فرض ہے۔ کہ پیش آنے ضرورت پر اس کا کوئی نہ کوئی علاج بتائے۔ ورنہ وہ ناکمل اور غیر جامع ہوگا۔

(۱۱) جو قومیں اور جو شرائع یا مذاہب اس کے فکر میں ہیں۔ اب احساس ضروریات ہم ان مسائل کی ضرورتوں سے آگاہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور انہیں فطرت توجہ دلا رہی ہے۔ کہ ضرورت پر علاج یہی ہے۔

(۱۲) جو قومیں اور جو مذہب معاہدہ نکاح کو مستقل بھی قرار دیتا ہے۔ ان میں بھی کسی نہ کسی رنگ میں انفساخ نکاح کی صورتیں اور واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔

(۱۳) ایسے انفساخ کا بھی وہی اثر اور وہی نتیجہ ہے جو کثرت ازدواج اور طلاق کا ہوتا ہے۔

(۱۴) ہم گلی رنگ میں جائز اور ناجائز حدود میں ان ہردو مسائل کے حامی ہیں۔ بر بنا ہر انکا رکرتے اور معترض ہوتے ہیں۔

(۱۵) ہماری فطرتیں طوعاً و کرہاً ان ہردو مسائل کی موید اور حامی ہیں بے شک ان دونوں صورتوں میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اور زندگی پر ایک زائد بوجھ پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ اسلام یہ لازمی قرار نہیں دیتا۔ صرف ایک علاج بتاتا ہے اس واسطے ہر شخص اپنی ضروریات اور مشکلات کا خود ذمہ دار ہوتا ہے۔ شریعت کا فرض تھا کہ ایک علاج بتائے۔ اور علاج ہمیشہ آسان بھی نہیں ہوتا۔ کچھ نہ کچھ مشکلات بھی اس میں ہوتی ہیں یہ علاج کرنے والے کا فرض ہے۔ کہ اپنا نفع و نقصان سوچ لے اسلام یہ نہیں کہتا کہ اس علاج میں مشکل نہیں یا یہ کسی حد تک سخت نہیں بلکہ یہ کہ اس کے سوا اسے اور کوئی علاج نہیں ہے۔ بجائے اس کے اگر اسلام کوئی علاج نہ بتاتا۔ تو وہ اس سے بھی زیادہ تر مشکل میں ڈالتا جن قوانین جن شرائع اور جن قوانین میں ان کا کوئی علاج نہیں بتایا گیا۔ وہ رہ رہ کر اسی طرف آتے ہیں۔ اور ان کے پیروؤں میں یہی سبیل لیتے ہیں موجودہ جنگ یورپ میں یہ بحث چھڑ گئی ہے کہ ضرورت پر کوئی سی سبیل اور کوئی سی شریعت اور کوئی سا قانون اختیار کیا جائے۔ بہتوں کا اسی طرف رجحان ہے۔ جرمن نے جنگ ۱۸۷۰ء میں قریباً یہی سبیل اختیار کرنے پر زور دیا تھا۔ یہ باتیں اس امر کا ثبوت ہیں کہ انسانی فطرت آخیر پر اسی مرحلہ پر آتی ہے۔

قبل اس کے کہ ہم اسلام اور شریعت اسلام پر معترض ہوں ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ان لوگوں سے بھی دریافت کریں۔ کہ جو ان مشکلات میں ماخوذ ہیں۔ اور اور جن کی زندگیاں ایک وبال ندوہ ہیں۔ اور جو اپنے ماحول میں ان مشکلات کے معلوم کرنے سے اسلامی شریعت اور اسلامی اجازت کی قدر و منزلت معلوم ہو جاوے گی۔ جن بعض مسلمانوں کی نگاہوں میں بھی بوجہ چند فریب دہ خیالات کے یہ دونوں مسئلے کھٹکتے ہیں۔ ان کا بھلا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ٹھنڈے دل سے ان پر غور کریں۔ ضرورت کا احساس ان کے گردوپیش ہے۔ اور وہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس اجازت کے بغیر بسا اوقات انسان کی زندگی چند در چند مشکلات میں پڑتی ہے۔ اور ہمیشہ کے واسطے اون کا گھر ان کی زندگی ایک دوزخ کا نمونہ ہوتی ہے۔ اور وہ جانتے ہیں۔ کہ میاں بیوی کے تنازعات کی صورت میں سوائے اس کے اور کوئی علاج نہیں ہے۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ باوجود مساعی اور تدبر کے بھی۔ ایسے تنازعات بند نہیں ہو سکتے۔ گو وہ کم ہو سکتے ہیں۔ بایں حالات۔ اگر اون کا قانون اون کا مذہب اور ان کی شریعت ایسے تنازعات اور ایسی مشکلات کے واسطے کوئی تدبیر اور کوئی علاج پیش نہیں کرتی تو کیا انکے خیال میں یہ شریعت اور قانون کی جامعیت کا ثبوت ہے۔

اور کیا ایسی شریعت یا ایسا قانون انسانی زندگیوں کی سہولت کا فیصلہ فطری رنگ میں کرتا ہے یا اس کا دعوے کر سکتا ہے۔ لوگ جس حالت مشکلات کا احساس کرنے پر بھی ایسی شریعت کے مشکور نہیں ہوتے۔ بڑا نقص یہ ہے کہ معترض ایک علاج اور ایک احسن تدبیر یا آخری تدبیر کو ایک جبری یا ایک لازمی حکم خیال کر کے ایک تحکم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس میں جبر اور تحکم کوئی نہیں ہے۔ ایک اختیاری صورت میں یہ مقابلہ مشکلات کے ایک تدبیر اور ایک علاج بتا دیا گیا ہے۔

ہم صرف یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ احساس ضرورت پر دوسرے قوانین اور دوسرے شرائع نے علاج کیا بتایا ہے اگر وہ علاج فطرت اور مقتضیات فطرت کے مطابق ہے تو ہمیں اوس پر صاد کرنے سے گریز نہیں۔ اور اگر وہ علاج محض ایک جبر اور زبردستی ہے اور فطرت اسکے مخالف ہے۔ تو ہم اس کی صحت اور جامعیت کا کس طرح اقرار کر سکتے ہیں۔ میرے ایک عیسائی دوست نے ایک دفعہ دردبھرے دل سے کہا کہ شریعت اسلامی نے جو علاج بتایا ہے۔ وہ فطرت کے مطابق ہے۔ اور اسکی واقعتاً ضرورت پڑتی ہے لیکن مرہبانگی کے خوف سے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

KHILAFAT LIBRARY

"آریہ مذہب کی حقیقت"

اس کتاب میں آریہ مذہب کی حقیقت کو اظہر من الشمس کیا گیا ہے ازمیندار اور مسلم آوٹ لک کی یہ رائے ہے کہ آج تک جسقدر کتابیں آریہ مذہب پر لکھی گئی ہیں ان سب پر یہ فوقیت لے گئی ہے آریوں میں تبلیغ اور انشدہی کی رو کو روکنے کے لئے یہ اپنی آپ نظیر ہے۔ (قیمت ایکروپیہ)

"مسلمانوں کے احسان سکھوں پر"

مسلمانوں اور سکھوں میں نااتفاقی پیدا کرنے کیلئے بعض عیار لوگوں نے سکھوں کے برخلاف مسلمانوں کے فرضی مظالم کے جس قدر قصے گھڑے ہیں وہ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ یہ کتاب ان زہر کا بہترین تریاق ہے اس سے بڑھکر اسکی قبولیت اور کیا ہوسکتی ہے کہ سکھوں کے مشہور اخبار لائل گزٹ نے اس مضمون کو اپنے اخبار میں درج کیا۔ (قیمت پانچ آنے)

"ہندو دہرم کی حقیقت"

سناتنی ہندو جنکی تعداد کروڑوں ہے۔ اور جنہیں تبلیغ بھی نسبتاً آسان ہے آجتک اس وسیع قوم میں تبلیغ کے لئے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی یہ اپنی قسم کی ایک ہی کتاب ہے۔ ہندوؤں کی سب کتب کا عرق نکالکر رکھدیا گیا ہے۔ (قیمت صرف ایکروپیہ آٹھ آنہ)

"سکھ اور مسلمان"

یہ ایڈیٹر نور کا وہ معرکۃ الآرا لیکچر ہے۔ جو ۲۶، دسمبر ۲۵ء کو مرکزی سالانہ جلسہ قادیان میں دس بارہ ہزار کی حاضری میں دیا گیا۔ اور اسقدر مقبول ہوا کہ لوگوں کے اشتیاق اور اصرار پر طبع کرایا گیا۔ قیمت صرف ۶ ر

"ست اوپدیش"

سکھ مذہب میں تبلیغ کے لئے یہ ایک ہی کتاب ہے جس نے اس کو پڑھا وہ عش عش کر اٹھا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فرماتے ہیں کہ "مجھے یہ کتاب بہت ہی پسند آئی"۔ اب تو صرف چند کاپیاں ہی باقی ہیں قیمت صرف ایکروپیہ

"تفسیر سورۂ اخلاص"

یہ تفسیر جناب شہزادہ عبدالمجید خانصاحب مبلغ ایران کی قلم گوہر رقم کا نتیجہ ہے۔ صوفیانہ لطائف کی وہ بارش ہے کہ ایکدفعہ تو مردہ ارواح بھی وجد میں آکر رقص کرنے لگتی ہیں۔ ہدیہ صرف ۶

"ایک آریہ کے چھ سوالوں کا جواب"

پروفیسر رامدیو گورنر گوروکل کانگڑی کے اسلام کے برخلاف اس مشہور لیکچر کا مدلل اور مسکت جواب ہے۔ جو ۱۹۲۰ء میں آریہ سماج لاہور کے جلسہ پر دیا تھا اور تو اور خود پروفیسر موصوف نے بھی ۶ فروری کے پرکاش میں اس جواب کی بہت تعریف کی۔ قیمت ۶

"قضیہ گائے"

گائے کا ہندو و مسلمانوں کے لئے جس قدر موجب الجھن ہو رہا ہے اسکی گرہ کشائی کرتے کرتے بڑے بڑے لیڈروں کے ناخن کند ہوگئے اس ٹریکٹ میں ویدوں شاستروں وغیرہ کے حوالجات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قدیمی زمانہ میں گائے کا سوال کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا تھا قیمت ۲

ملنے کا پتہ:- مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

موتی سرمہ رجسٹرڈ

یہ امر تو اب اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ کہ ہمارا ساختہ موتی سرمہ رجسٹرڈ ضعف بصر۔ ککرے خارش چشم۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ گوہانجی۔ رتوندا۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ صرف دو روپے آٹھ آنہ ؏

ریلوے انسپکٹر کی شہادت جناب بابو فقیر اللہ صاحب پی ڈبلیو انسپکٹر گوڑہ جنکشن لکھتے ہیں۔ کہ میں نے کئی اشتہاری سرمے استعمال کئے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپکے سرمہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے کیونکہ اسکے چند روز کے استعمال سے ہی عینک کی عادت جاتی رہی۔ اللہ آپ کو اس کا اجر عظیم دے۔ فائدہ عام کیلئے آپ میری یہ شہادت ضرور شائع کریں۔

KHILAFAT LIBRARY

اکسیر معدہ

خرابی معدہ انسانی زندگی کو تلخ بنا دیتا ہے۔ گرمی کے دنوں میں تو قریباً ہر ایک معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ جسکا نتیجہ درد شکم۔ اپھارہ۔ ریاح۔ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ بدہضمی کبھی بھوک ترش ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ ہیضہ۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا وغیرہ ہوتا ہے۔ اکسیر معدہ نہ صرف ان عوارض کو دور کرتی بلکہ ہاضمہ کو تیز کرتی اور رنگ کو نکھارتی ہے۔ اگر آپکو کھانا خوب ہضم ہوتا ہے اور وقت پر بھوک لگتی ہے۔ تو آپکے لئے سادہ غذا ہی نعمت عظمےٰ سے کم نہیں۔ اگر یہ بات نہیں تو پھر مرغن اور لذیذ غذائیں بھی محض وبال ہیں۔ اسلئے اگر آپ اپنے معدہ کو قوی بنا کر لطف زندگی سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اکسیر معدہ کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ایک شیشی صرف دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر رجسٹرڈ

حکماء اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ گندہ منہ اور میلے دانت ہزارہا بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو مقدم و ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی کل بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناتا اور موتیوں کی طرح چمکاتا۔ بدبو دہن کو دور کر کے پھولوں کی مہک پیدا کرتا ہے۔ گوشت خورہ دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا۔ دانتوں پر میل جمنی یا ان کا زرد رنگ ہونا اور منہ سے پانی آنا۔ غرضیکہ جملہ امراض دندان کے لئے یہ موتی دانت پوڈر اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

گاؤں میں رہکر شہر کا لطف

گرمیوں کے دنوں میں کس کا دل لیمونیڈ اور سوڈا واٹر جیسے مفرح شربت کو نہیں للچاتا۔ مگر افسوس کہ دیہاتی بیچارے ان شہری نعمتوں سے محروم رہتے ہیں۔ اب دیہات والوں کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ خدا نے ان کی سن لی۔ اور وہ گھر بیٹھے ہی جوہر لیمونیڈ اور سوڈا سے تازہ بتازہ لیمونیڈ اور سوڈا بنا کر گرمیوں میں اس بے بہا نعمت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔

قیمت جوہر لیمونیڈ دس بوتل ایک روپیہ۔ و جوہر سوڈا واٹر ۱۲ بوتل ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ۔

تریاق ملیریا

ہندوستان کے باشندوں کو اس نامراد ملیریا بخار کی عالمگیر بلا نے ایک طرح سے زندہ درگور کر رکھا ہے۔ اگر آپ اس خطرناک آفت سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو آپ فی الفور ایک شیشی تریاق ملیریا کی اپنے گھر میں رکھ چھوڑیں۔ ایک شیشی آٹھ بیماروں کے لئے کافی ہے۔ اس سے ملیریا اس طرح بھاگتا ہے۔ جیسے غلیل سے بندر۔

قیمت ایک شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر البدن رجسٹرڈ

اگر آپکی طبیعت پژمردہ چہرہ زرد سر یا کمر میں درد حافظہ کمزور کسی کام پر دل نہ لگتا چلتے وقت دم چڑھ جاتا۔ پنڈلیوں میں درد سی محسوس ہوتی۔ ہاتھ پاؤں پھولتے۔ قوت جواب دے چکی ہو تو آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں جو ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے۔ بھوک کو بڑھانے حافظہ کو تیز کرنے۔ رنگ کو نکھارنے سل و دماغ کو تقویت دینے۔ پٹھوں کو مضبوط بنانے اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے خوشی و نشاط پیدا کرنے اعصاب میں تازگی اور تحریک کی زائل شدہ قوت کو بحال رکھنے۔ گری ہوئی جوانی کے قیام اور ضعیفی کی حفاظت چہرہ کو شگفتہ دماغ کو روشن اور جسم کو چست و چالاک بنانے گذشتہ امنگوں اور زائل شدہ آرزوؤں کو واپس لانے کے لئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے دل میں نئی امنگ اعصاب میں نئی ترنگ اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا اسی کا کام ہے۔ مختصر یہ کہ ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ غرضیکہ نامرد کو مرد اور مرد کو جوان مرد بنانا اسی دوا کا ہی کام ہے۔ صرف وہی لوگ طلب کریں۔ جو جائز طور پر حاجتمند ہوں۔

ایک ماہ کی خوراک قیمت ۵ر (پانچ روپیہ) محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

KHILAFAT LIBRARY

اللہ شافی

سانپ اور بچھو کے کاٹنے سے مت ڈرو

چونکہ

قرص دافع زہر بچھو و سانپ تیار ہو گئے ہیں

کیونکہ موسم گرما میں بچھو اور سانپ کی کثرت ہو جاتی ہے جس کے باعث اکثر لوگ ان کے کاٹے ہوئے زہریلے اثر سے پریشان پھرا کرتے ہیں۔ اور بر وقت کسی مجرب دوا کے نہ ملنے کے جھاڑ پھونک کروانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کی تکلیف میں کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوتی ہے لہٰذا پبلک کے نفع و آرام کی خاطر یہ قرص جو کہ سانپ اور بچھو کے زہریلے اثر کو دور کرنے میں نہایت مجرب ثابت ہوئے ہیں۔ اور جن کے لگاتے ہی زہریلا اثر دور ہو کر آرام ہونے لگتا ہے۔ مشتہر کئے ہیں۔ پس ایسی نفع بخش دوا ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا باعث آرام ہے۔ تاکہ بے وقت اور رات بے رات کام آئے۔

قیمت ۱۲ قرص (ٹکیہ) کی عہ) معہ ترکیب استعمال خرچ پارسل ذمہ خریدار۔

نوٹ:۔ فرمایش کے ہمراہ ۱ کے ٹکٹ لفافہ میں بند کر کے روانہ فرما دیجئے۔ ورنہ تعمیل نہیں ہوگی۔

المشتہر

مینیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ حکیم میر سعادت علی صاحب معالج امراض کہنہ متصل چوک اسپان شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن۔

بالکل بے تعصب اردو زبان کی نرالی تصنیف ۱/۴

قرآن اعظم سے آواگون کا ثبوت ہندو قوم نے جس طریق سے آواگون کو مانا ہے۔ غلط ہے۔ عبادت کا طریقہ مرنے کے بعد ہندو مسلمانوں کی روح کا کیا حشر ہوتا ہے۔ روح مسلمان ہے یا جسم۔ کب تقدیر بدلتی ہے اور کب نہیں بدلتی۔ کون مشرک اور بت پرست نہیں ہے۔ خدا اور بندہ کا کیا تعلق ہے۔ کاتب تقدیر کون ہے۔ عالم صغیر اور عالم کبیر کہاں ہے۔ خواب اچھا اور برا کیوں ہوتا ہے قبر سے روح کا کیا تعلق ہے۔ کیا تعلق رہتا ہے۔ کب حشر یعنی جنم نہیں ہوتا۔ کون دعا بیکار ہے صفحہ ۲۱۶ معہ فوٹو مصنف۔ قیمت ۳/ ر۔ دیگر فالنامہ حقیر دیکھ کر کام کرو نقصان ہوگا۔

قیمت ۱/۴

ملنے کا پتہ۔ غلام محمد سرور خان قلندری مالک ہوٹل قطب روڈ دہلی

قرآن شریف کا ترجمہ سیکھنے والوں کے لئے خوشخبری ۱/۴

صاحبو! میں نے ایک تفسیر ربانی نامی قرآن شریف کی لکھی ہے جو تیس پاروں کی مکمل ہو چکی ہے اور اب پارہ پارہ کی صورت میں چھپ رہی ہے جس کا پہلا اور دوسرا تیسرا پارہ چھپ گیا ہے چوتھا چھپ رہا ہے۔ اسی طرح باقی بھی یکے بعد دیگرے چھپتے جائیں گے۔ تفسیر ربانی کی طرز یہ ہے کہ پہلے قرآن شریف کی ہر ایک آیت کے ہر ایک لفظ یعنی اسم فعل حرف کے اردو میں اصلی معنی صرف و نحو لغات کے لحاظ سے کئے۔ پھر اسی لفظ کے آخر میں وہ مرادی معنے لکھا۔ جو آیت میں لکھا جائیگا۔ پھر ان تمام لفظوں کو اکٹھا کر کے آیت بنایا اور اس آیت کا لفظ بلفظ علیحدہ علیحدہ اردو میں ترجمہ کیا۔ اور بعد میں اس آیت کا شان نزول حدیث و تفسیر کی معتبر کتابوں سے نکالکر لکھا اور موقعہ مناسب مخالفوں کے اعتراضات کے جواب بھی لکھے۔ ہر پارہ کی لکھائی چھپائی صحیح و خوشخط کاغذ عمدہ سفید ہے۔ قیمت فی پارہ ایک روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ سید محمد حسین احمدی منشی فاضل مصنف تفسیر ربانی دہاریوال گورداسپور

کیمیکل گولڈ سنہری لہریہ دار چوڑیاں ۱۱/۱۲

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو دل چاہتا ہے۔ پانچ روپیہ کی چوڑیاں بنوا کر ان کے ساتھ رکھ دیجئے پھر دیکھو کونسی خوبصورت اور قیمتی معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار ساہوکار بھی ایکدم نہیں بتا سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں جہاں دکھائیے انہیں کوئی دو سو روپیہ سے کم نہیں بتا سکتا۔ کسی قسم کی چوڑیاں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ انکو ہاتھوں میں پہنا کر انکی بہار دیکھئے۔ گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز دیکھئے۔ دو چار الگ ہو جائیں تو پھول پتی معلوم ہوتی ہیں اور سب الگ ہو جائیں تو لہریہ پڑ جاتا ہے۔ ان کو پہن کر عورتیں عورتوں میں بیٹھیں۔ تو وہ عورتیں جو دن رات سونا چاندی پہنتی ہیں۔ انہیں دیکھ کر دنگ رہ جائیں گی۔ اور کہیں گی ہمیں بھی منگا دو۔ سب کی نظر ان پر پڑے تو کوئی بات نہیں۔ چمک دمک رنگ ان چوڑیوں کا مثل سونے کے چمکتا رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ ۱۲ چوڑیوں کا دام ۱۲/ چار سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ فرمایش کے ساتھ ناپ کا آنا ضروری ہے

ملنے کا پتہ۔ ایس۔ اے اصغر اینڈ کو منّا محل دہلی

KHILAFAT LIBRARY

جناب کوی ذوق [illegible] بھوشن ... ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا کے تیار کردہ

چند کشتہ جات

کشتہ سونا۔ ضعف دل و دماغ و جگر۔ گردہ معدہ و باہ اور کھانسی دمہ۔ لاغری و سستی وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے **قیمت** فی تولہ ۸۰ روپیہ چار رتی ۴ روپے +

کشتہ موتی۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتا ہے جریان۔ سرعت احتلام کمی باہ کو از حد نافع ہے نیز مقوی دل و دماغ ہے۔ **قیمت** فی تولہ ۱۰ روپے

کشتہ پارہ قوت باہ۔ آتشک جذام وغیرہ کو اکسیر ہے **قیمت** فی تولہ دس روپے +

کشتہ شنگرف قوت باہ میں بے نظیر اور تمام امراض منی کا حکمی علاج ہے قوت کے واسطے شنگرف سے بڑھ کر دوائی ہونا مشکل ہے **قیمت** فی تولہ دس روپے ۳ ماشہ ۲ روپیہ آٹھ آنے۔ درجہ خاص فی تولہ سو روپیہ +

کشتہ سنکھیا قریباً تمام امراض بادی و بلغمی و باہی میں اکسیر ہے عصائے پیر اس کو کہنا بجا ہے **قیمت** فی تولہ ۵ روپے ۳ ماشہ سوا روپیہ

کشتہ چاندی ضعف باہ جریان احتلام۔ سرعت ضعف دل و دماغ ضعف معدہ کو نافع ہے ذیابیطس کو مفید ہے + **قیمت** فی تولہ آٹھ روپے ۳ ماشہ دو روپے +

کشتہ قلعی یعنی رانگا جریان احتلام سرعت سوزاک۔ تپ ہائے کو مفید ہے مرد کو بنگ اور گھوڑے کو تنگ اسی پر صادق آتا ہے۔ **قیمت** درجہ اول فی تولہ دس روپے درجہ دوم ۲ روپے

کشتہ مرجان دائمی سر درد۔ جریان نسیان۔ نزلہ و زکام و سل کو مفید ہے گرم مزاج مریضان جریان کیلئے اکسیر ہے **قیمت** فی تولہ ۴

کشتہ ابرک سیاہ تمام قسم کے بخاروں کے لئے اکسیر ہے بر رنگ سرخ **قیمت** فی تولہ ۵ روپے درجہ اول فی تولہ دس روپے

کشتہ ابرک سفید بخاروں کیواسطے مفید ہے **قیمت** فی تولہ ایک روپیہ

کشتہ فولاد شنگرفی تمام امراض سرعت رقت جریان کمی باہ وغیرہ کو مفید ہے + **قیمت** فی تولہ ڈیڑھ روپیہ +

کشتہ گودنتی ہڑتال تمام بخاروں کو مفید ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک استعمال کیا جاتا ہے + **قیمت** فی تولہ آٹھ آنے +

کشتہ سنگ جراحت کھانسی۔ سل تپ۔ سوزاک اور امراض صفراوی میں مفید ہے۔ **قیمت** فی تولہ آٹھ آنے +

کشتہ سنگ یشب امراض دل اور خفقان اور دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ **قیمت** فی تولہ ڈیڑھ روپیہ +

کشتہ پوست بیضہ مرغ قوت باہ کیواسطے بے نظیر ہے جریان کو دور کرتا ہے۔ رطوبت زناں میں مفید ہے اگر چند روز عورت کو کھلا دیں انشاء اللہ... کرے + **قیمت** فی تولہ تین روپے +

کشتہ منور یعنی خبث الحدید امراض جگر بھی یعنی زردی رنگ کیواسطے اکسیر ہے یرقان۔ سوجن اور استسقاء کو نافع ہے **قیمت** فی تولہ ڈیڑھ روپیہ +

کشتہ جست بطور اکسیر پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ معدہ... سرعت... کھانسی وغیرہ کو مفید ہے + **قیمت** فی تولہ ایک روپیہ

کشتہ جست سکہ قلعی (تین دھاتہ) خواہ کیسا ہی جریان کا مریض ہو دور ہو دے امساک ہو اور قوت بڑھے قدرتی امساک پیدا کرنے کے لئے بھی مفید ہے + **قیمت** فی تولہ چار روپے + ۶ ماشہ دو روپے

کشتہ قلعی و پارہ مرکب قوت باہ کو مفید ہے جریان سرعت وغیرہ کو دور کرے بھوک بڑھاوے اور ضعف دل میں بھی نہایت مفید ہے **قیمت** فی تولہ آٹھ روپے +

کشتہ سرمہ سفید امراض گرمی میں مفید ہے **قیمت** فی تولہ آٹھ آنے

کشتہ صدف مرواریدی سوزاک کو بے نظیر ہے قوت باہ کو بڑھاتا ہے دمہ کھانسی کو دور کرتا ہے **قیمت** فی تولہ ڈیڑھ روپیہ +

کشتہ بارہ سنگھا تمام اقسام دردوں درد مفاصل ذات الجنب ذات الریہ۔ درد گھٹنہ نقرس وغیرہ کو نافع ہے + **قیمت** فی تولہ ڈیڑھ روپیہ

کشتہ سنگ یہود امراض گردہ و مثانہ کو مفید ہے پتھری کو دور کرتا ہے درد گردہ کو نافع ہے نیز سوزاک کو بھی۔ **قیمت** فی تولہ ڈیڑھ روپیہ

کشتہ زہر مہرہ خطائی زہروں کو دور کرتا ہے امراض گرمی میں برتا جاتا ہے دل کو تقویت دیتا ہے اور بہت سی امراض میں مفید ہے **قیمت** فی تولہ ۲ روپیہ

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:۔ **امرت دھارا ۲۰ لاہور**